ایک اہم ترین سوال۔ کیا آپ خداوند کی آمد کے لئے تیار ہیں؟

A Vital Question - Are You Ready For The Coming of The Lord?

خُداوند جلد آنے والا ہے۔ جیسے دُلہا اپنی دُلہن کو لینے آتا ہے۔ اُس نے اپنی عظمت کے مقاموں میں اس لئے آنا ہے کیونکہ وہ اپنی دُلہن کی خوبصورتی کا بے حد خواہاں ہے، مسیح کی دُلہن کی خوبصورتی کو زبور 45 میں بڑی عمدگی سے یوں بیان کیا گیا ہے کہ ''وسرتاپا حسن افروز ہے''۔ خداوند کے جلال کا ذکر صحائف میں بہت بار کیا گیا ہے۔ اور ایک ترجمے میں جلال کو خوبصورتی کہا گیا ہے، یعنی خداوند کی خوبصورتی، اسلئے ہم پاک آرائش کے ساتھ اُس کی عبادت کرتے ہیں (ا۔تواریخ 29:16) اسی لئے اُس کی دُلہن کی خوبصورتی کو پاکیزگی سے تشبیہ دے کر نبوتی انداز میں بیان کیا گیا ہے، کہ اس کا لباس خالص سونے سے مڑھا ہوا ہے (زبور 13:45) مسیح نے اپنے لئے ایسی دُلہن تیار کی ہے جو ظاہری اور باطنی دونوں طرح سے خوبصورت ہے۔ پولس نے اُس دُلہن کے بارے میں یوں بیان کیا ہے، **"جلال والی ۔۔۔ جس کے بدن میں داغ یا جھری یا کوئی اور ایسی چیز نہ ہو بلکہ پاک اور بے عیب ہو۔"** (افسیوں 27:5) یوحنا رسول نے دُلہن کو آسمان میں دیکھا اور ایک خاص حقیقت کو بیان کیا کہ دُلہن نے اپنے آپ کو تیار کرلیا ہے! (مُکاشفہ 19:7)

تیار ہونا ہماری ذمہ داری ہے!

پہلوٹوں کی جماعت کہہ کر کلیسیا کو مخاطب کیا گیا ہے، یعنی ایسے لوگ جو خدا کے لئے اپنے آپ کو الگ کرلیں۔ پولس نے اپنی خدمت کے دوران مسیحیوں کو یہ لکھا ہے؛ **"میں نے ایک ہی شوہر سے تمہاری نسبت کی ہے تاکہ تم کو پاک دامن کنواری کی مانند مسیح کے پاس حاضر کروں"** (2- کرنتھیوں 11:2) اے مسیحیو! کیا آپ اندورنی طور پر پاکیزہ ہیں؟ کیا آپ کے رُوحانی لباس داغ دھبوں سے پاک ہیں؟ کیونکہ خدا جسم کے باعث داغی پوشاک سے نفرت رکھتا ہے! اس لئے ہمیں بھی اس سے نفرت رکھنی چاہیئے کیونکہ خدا کی مرضی یہی ہے (یہوادہ۔23) حنوک اٹھائے جانے والے مقدسین کے لئے ایک نمونہ ہے۔ اس کے بارے میں گواہی دی گئی ہے کہ خدا اس سے خوش تھا (عبرانیوں 11:5) اے مسیحیو کیا آپ کی زندگی پاک اور بے عیب ہے؟ کیا آپ خدا کے ساتھ ایسی وفاداری سے چلتے ہیں کہ وہ شدت سے آپ کی خوبصورتی کا خواہاں ہے؟

اس کا کلام حتمی معیار ہے

اب جب کہ اس کی آمد کا وقت تیزی سے نزدیک آتا جارہا ہے تو ہمیں اپنے آپ کو تیار کرنا انتہائی ضروری

ہوتا جارہا ہے! بہت سے افراد اس بات کو اہمیت نہیں دیتے۔اس کے لئے ہمیں کلام خدا سے دیکھنا ہوگا کہ اس کی آمد کی تیاری کے لئے اس نے کیا شرائط وضوابط لاگو کررکھے ہیں۔وہ خود فرماتا ہے کہ **"خبردار رہو ایسا نہ ہو کہ تمہارے دل سست پڑجائیں پس ہر وقت جاگتے اور دعا کرتے رہو تاکہ تم کو ان سب باتوں سے بچنے کا مقرور ہو"** (لوقا21:34,36)**"مبارک وہ ہے جو جاگتا ہے اور اپنی پوشاک کی حفاظت کرتا ہے۔"** (مکاشفہ 16:15) خداوند نے شاگردوں کو جاگتے رہنے اور دعا کرنے کا حکم دے کر کہا کہ کبھی ماضی کی برکات پر بھروسہ نہ کرنا اور نہ ہی گزشتہ روحانی تجربات کے وسیلے وہ کامیاب ہوں گے۔ خداوند نے خبردار رہنے، جاگتے رہنے اور دعا کرتے رہنے پر زور دیا ہے! تاکہ مسیح کے حضور کھڑے ہونے کا مقدور حاصل ہوا !

"میں سب سے کہتا ہوں۔۔۔جاگتے رہو"

(مرقس 13:37)

مسیح جو کچھ کہتا ہے وہ ہمارے لئے بھلائی کا منصوبہ رکھتا ہے اس لئے کلیسیا کو ہر وہ بات ماننی ہے جو مسیح فرمائے وہ کلیسیاء کا سر ہے۔''(افسیوں 5:23,24)اس نے اکثر کہا کہ ''جاگتے رہو''، اس کے معنی ہیں کہ ''ہوشیار رہو''؛ خبردار رہو'' اب جب کہ اس کی آمد بہت نزدیک ہے تو اس نے بہت سے طریقوں سے واضح کیا کہ دنیا پر آنے والی مصیبت سے بچنے کا واحد حل، جاگتے رہنا اور ہمیشہ دعا کرتے رہنا ہے (متی 24:42;25:13؛مرقس 13:35؛ لوقا21:34-36؛ 1- تھسلنیکیوں 5:6؛1-پطرس 4:7؛ مکاشفہ 3:2؛16:15)۔خداوند نے مزید یہ بھی فرمایا،**"جاں فشانی کرو کہ تنگ دروازہ سے داخل ہو کیونکہ میں تم سے کہتا ہوں کہ بہتیرے داخل ہونے کی کوشش کریں گے اور نہ ہوسکیں گے۔"** (لوقا13:24)یونانی جو ''جاں فشانی'' کے لئے استعمال ہوا ہے اس کا مطلب ہے ''زور مارنا'' یعنی زور مار کر آگے بڑھتے جانا ہے۔پولس رسول مسیح کی بات مانتے ہوئے یہ کہتا ہے کہ نشان کی طرف دوڑا ہوا جاتا ہوں۔(فلپیوں3:7-14)

"ایک لے لیا جائے گا۔۔۔دوسرا چھوڑ دیا جائے گا"

(متی24:32-42)لاپرواہ،سست، یا ایسے لوگ جو تیار نہیں وہ اس وقت کیا کریں گے جب مصیبت سے بچنے کا وقت ہوگا!(لوقا21:34-36)اس سے پہلے کہ بہت دیر ہو جائے، اب نیند سے جاگئے ،خبردار ہونے اور ہوشیار رہونے کا وقت ہے تاکہ ہر وقت دعا کی جاسکے اور ہمیں خداوند کی آمد ثانی کے نشانات نظر آسکیں۔کڑوے بیج پک کر تیار ہیں اور ساتھ ہی گندم کی فصل بھی اس لئے کٹائی اور جمع کیا جانا نزدیک ہے! خداوند نے لودیکیہ کے مسیحیوں کو تنبیہ کرتے ہوئے کہا ہے کہ،**"میں تیرے کاموں**

کو جانتا ہوں کہ نہ تو سرد ہے نہ گرم۔۔۔پس چونکہ تو نہ تو گرم ہے نہ سرد بلکہ نیم گرم ہے اس لئے میں تجھے اپنے منہ سے نکال پھینکنے کو ہوں۔"
(16-15:3)

مسیحیو کیا آپ کی دعائیں، کتاب مقدس پڑھنا، اور خداوند کی خدمت اور لوگوں میں گواہی کیسی ہے؟ سرد ہے یا گرم یا پھر نیم گرم؟ اس کے لئے خود سے سوال کریں، کیا میں عقل مند کنواری کی مانند ہوں جو اپنی زندگی کی کانٹ چھانٹ خدا کے کلام کے وسیلے کرتی ہے، یا پھر بے وقوف کنواری کی مانند ہوں جو اس کی آمد کی منتظر تو ہے مگر اس کی آمد کی لئے تیار نہیں ہو رہی ؟'' اب پولس رسول کی زندگی اور موجودہ مسیحیوں کی پر آسائش اور پرسکون زندگی کا فرق دیکھ کر بتایئے کہ وہ کہتا ہے کہ وہ نشان کی طرف دوڑا جاتا ہے مگر پر سکون اور پر آسائش زندگی والے مسیحی کہاں دوڑے جا رہے ہیں؟ پولس رسول نے ہر بوجھ سے چھٹکارا حاصل کر لیا تھا تا کہ مسیح کو حاصل کرے اور مردوں میں سے جی اٹھے!

"ان پر افسوس جو صیون میں باراحت اور بے فکر ہیں" (عاموس6:1-7) **"تمہاری کمریں بندھی رہیں اور تمہارے چراغ جلتے رہیں، اور تم ان آدمیوں کی مانند بنو جو اپنے مالک کی راہ دیکھتے ہوں۔۔۔"**
(لوقا12:35-36) عزیز مسیحیو! کہیں آپ اور مسیح کے درمیان دنیا کی خواہشات کی دیوار تو حائل نہیں؟ اس کے خاتمے کے لئے آپ کو خبردار ہونے اور مسلسل دعا کرتے رہنے کی ضرورت ہے۔ ہماری کلیسیائیں شاید بہت سے ایسے سست اور بے فکر اور باراحت زندگی گزارنے والے مسیحی مرد و خواتین سے بھری پڑی ہیں۔ جو دنیا کے طرز عمل پر چل رہے اور خداوند کے احکامات کو بھلائے بیٹھے ہیں جن پر عمل کرنے سے ابن آدم یعنی خداوند یسوع مسیح کے حضور کھڑے ہونے کا مقدور حاصل ہوگا!

اس کی آمد کے ہر وقت منتظر

"۔۔۔جب وہ ظاہر ہوگا، تو ہم بھی اس کی مانند ہوں گے۔۔۔اور جو کوئی اس سے یہ امید رکھتا ہے اپنے آپ کو ویسا ہی پاک کرتا ہے جیسا وہ پاک ہے"
(1-یوحنا3:2-3) آر۔ اے ۔ ٹورے نے خداوند کی اچانک آمد کے بارے میں کہا کہ ''بائبل مقدس کا ایک اہم موضوع ہے کیونکہ اس کے لئے ایک خالص، وقف، بے غرض اور متحرک مسیحی زندگی کی ضرورت ہے۔'' یوحنا رسول کے مطابق، جس کے پاس مسیح کی آمد ثانی کی امید ہے وہ اپنے آپ کو پاک کرتا ہے۔ عزیزو! سوال یہ نہیں کہ کلیسیاء تیار ہے؟ بلکہ سوال یہ ہے کہ کیا آپ تیار ہیں؟

"میں جن جن کو عزیز رکھتا ہوں ان سب کو ملامت اور تنبیہ کرتا ہوں۔ پس

سرگرم ہو اور توبہ کر۔ دیکھ میں دروازہ پر کھڑا ہوا کھٹکھٹاتا ہوں۔ اگر کوئی میری آواز سن کر دروازہ کھولے گا تو میں اس کے پاس اندر جا کر اس کے ساتھ کھانا کھاؤں گا اور وہ میرے ساتھ۔" (مکاشفہ 3:19-20)

میرے عزیزو! اس دنیا کا خاتمہ جلد ہونے والا ہے اس لئے اس بات کو یقینی بنایئے کہ کوئی چیز بھی خداوند اور آپ کے درمیان حائل نہ ہو۔ کیونکہ ہم سب اس کی حضوری میں کھڑے ہونے کے لئے ہر معاملے پر فتح سے بڑھ کر غلبہ حاصل کریں اور یہ اس کے لامحدود فضل کے باعث ممکن ہوگا۔ (رومیوں 8:35-39) وہ دُلہے کی مانند اپنی دلہن کو لینے آرہا ہے۔ کیا آپ روحانی خوبصورتی حاصل کر رہے ہیں تا کہ وہ آپ کو اپنے تخت کے پاس اپنے باپ اور اس کے فرشتوں کے پاس لے جا سکے؟ **"دیکھو میں چور کی طرح آتا ہوں۔ مبارک وہ ہے جو جاگتا اور اپنی پوشاک کی حفاظت کرتا ہے ۔۔۔"** (مکاشفہ 16:15)

تکلیف دہ حالات میں خداوند خدا کے رحم کے طلبگار ہونا

Seek The Lord's Mercy in The Midst of Judgment

"شاید خدا رحم کرے اور اپنا ارادہ بدلے اور قہر شدید سے باز آئے اور ہم ہلاک نہ ہوں۔" (یوناہ 3:9)۔

جب تکلیف دہ حالات انسانوں کو ان کے گناہوں کا احساس دلائیں، اور ساتھ ان میں خاکساری کی روح بیدار کریں اور توجہ کرنے اور دعا میں ٹھہرنے پر قائل کریں تو پھر خدا آنے والی مصیبت کو ٹال دیتا ہے۔ یوناہ کے پیغام کا نینوہ کے لوگوں پر کچھ ایسے ہی اثر مرتب ہوا تھا۔ لوگ خاکسار ہوئے، اپنی برائی سے پھرے اور خدا نے اس عذاب کو جو ان پر نازل کرنے کو تھا ٹال دیا۔ میرے عزیزو کہیں ایسا نہ ہو کہ نینوہ کے لوگ عدالت کے دن ہمارے خلاف اٹھ کھڑے ہوں اور ہم مجرم ٹھہریں (متی 12:41) انہوں نے یوناہ کی منادی پر توبہ کر لی تھی (جب پہلی بار انہوں نے یوناہ کا پیغام سنا تھا) اور خدا کے رحم کے طلبگار عذاب نازل ہونے سے پہلے ہو گئے۔ کون کہہ سکتا تھا کہ ان کے لئے بعد میں کوئی امید باقی رہتی یا نہیں کیونکہ نبی نے تو براہ راست پیغام سنا دیا تھا؟ ہمارے لئے آسانی یہ ہے کہ ہم با آسانی فضل کے تخت کے پاس جا سکتے ہیں اور اسرائیل کی مانند ہمارے پاس دعا کی قوت ہے جس

کے وسیلے ہم خدا کے ساتھ انسان پر غالب آسکتے ہیں (پیدائش 32:28) کہیں ہم میں سے کسی کے بارے میں ایسا تو نہیں کہا جائے گا کہ خداوند نے ہمیں توبہ کا موقع دیا اور توبہ کی نوبت تک لایا مگر ہم نے توبہ نہ کی؟ (مکاشفہ 2 : 21) خدا کا انصاف پوری زمین ظاہر ہے (یسعیاہ 25:9-11) اس نے اپنا ہاتھ بلند کیا ہے اور اگر کوئی بھی نادانی لاپرواہی یا ضد میں اس کا بلند بازو نہیں دیکھ رہا تو جلد یا بدیر وہ بھی اس کی قدرت والے بازو کو دیکھ لے گا (یرمیاہ 31:25؛ ہوسیع 1:4) یعنی اہم نکتہ یہ ہے کہ اس کا فیصلہ خدا اور بہت سے افراد جو دنیا میں موجود ہیں ان کے درمیان ہے اور مجھے خطرہ یہ ہے کہ کہیں گھر والے بھی کچھ ایسے افراد کے زمرے میں نہ آئے ہوں جو خدا کو کائنات کا خالق نہیں مانتے۔ لیکن خداوند جلد اپنا معاملہ سب پر ظاہر کردے گا اب کوئی اسے فضل کے وسیلے مانے یا پھر اس کی عدالت کے وسیلے مگر سب جان جائیں گے کہ وہی خداوند ہے۔ مجھے یقین ہے کہ یہ بات عہد عتیق میں سب سے زیادہ بار دہرائی گئی ہے کہ، **"تم" اور "سب" "جان جائیں گے کہ میں ہی خداوند ہوں"** (خروج 7:6؛ حزقی ایل 11:25) بہت سی جگہوں پر خدا کو ماننا اور اس پر ایمان رکھنا چھوڑ دیا گیا ہے، اس لئے افراد کو ان کے دلوں کی سختی میں چھوڑ دیا گیا ہے، ان کو ان کی گندی شہوتوں میں چھوڑ دیا گیا ہے۔ وہ اپنے ناسمجھ اور گناہ گار دلوں کے لالچ اور ہوس کے باعث حق کو ناراستی سے دبائے رکھتے ہیں۔ لیکن جو کچھ خدا کے بارے میں معلوم ہوسکتا ہے وہ ان کے باطن میں خدا نے ظاہر کردیا ہے، یہاں تک کہ ان کو کچھ عذر باقی نہیں البتہ عدالت کا ایک ہولناک عذاب ان کا انتظار کررہا ہے، مجھے بھی سوچنا ہے کہ اگر خدا کا پرفضل ہاتھ مجھے بچا نہ لیتا تو یقیناً میرا مستقبل بھی تاریک ہی ہوتا۔ کیونکہ وہ اپنی مرضی کے تحت بچاتا ہے زیادہ یا کم تعداد کو نہیں دیکھتا۔ (1- سموئیل 6:14)

ہمارے گناہ اور دوسروں کے گناہ

ہم بہت بار اپنے خیالات، الفاظ اور کاموں (قول، فعل اور ارادے) کے ذریعے گناہ کرتے ہیں۔ اس لئے اگر خدا کے اپنے لوگوں کے گناہوں کا حساب کیا جائے تو وہ اتنے زیادہ ہیں کہ اگر خدا ان سب کو حساب میں لانا شروع کردے تو پھر کسی کے پاس کوئی عذر باقی نہیں بچے گا اور نہ ہی کوئی لفظ فریاد کے لئے بچے گا سوائے سزا اٹھانے کے، جیسا کہ لکھا ہے، **"اے خداوند! اگر تو بدکاری کو حساب میں لائے تو اے خداوند! کون قائم رہ سکے گا؟ پر مغفرت تیرے ہاتھ میں ہے تاکہ لوگ تجھ سے ڈریں۔"** وقت کو برا کہہ دینا تو بہت آسان ہوتا ہے۔ لیکن ایسا صرف وہی کہہ سکتے ہیں جو اپنے اور اپنے اردگرد کے لوگوں کے گناہوں کی زیادتی اور بوجھ سے متاثر ہوتے ہیں۔ جیسا کہ نبی نے ظاہر کیا، **"ہمیں**

نجس لب لوگوں میں بستا ہوں۔۔۔"

(یسعیاہ6:5)اب آپ کو یہ بتانے کی ضرورت تو نہیں خدا کی عبادت کی توہین کرنا اور اسے نظر انداز کرنا اور کفر بکنا، بدکاری، ہوس پرستی، ناپاکی جیسے کام تو عام کیے جاتے ہیں۔ خدا کے قوانین اور زمینی قوانین کا زندگی کے ہر شعبے میں برملا تماشہ بنتا نظر آتا ہے۔ خداوند قادر مطلق خدا نے فرمایا کہ ایک دن روزہ رکھو اور شکست دل ہو کر میری حضوری میں آؤ کیونکہ فساد، لڑائی جھگڑے اور انسانی زندگی کی سلامتی کو خطرات جیسے اقدامات ہماری معاشرتی فطرت بنتے چلے جارہے ہیں۔ (یسعیاہ 22:12-13) ایک دوسرے کو نیچ گردانا، خودغرضی، عدم برداشت اور سرپرستوں سے بغاوت جھوٹ، مکروفریب، جنسی بے راہ روی، لوٹ مار جیسی چیزوں کا عام مشاہدہ کیا جاسکتا ہے اور یہ چیزیں معاشرے میں اتنی عام ہوتی جارہی ہیں کہ انکو غلط بھی کہنے والے تھوڑے نظر آنے لگے ہیں اور یہ سب کچھ خدا سے بغاوت اور گناہ کا بھیانک انجام ہے اور کسی بھی قوم کو تباہی کے گڑھے میں دھکیلنے کے لئے یہ وجوہات کافی ہیں، جب تک کہ ہم خدا کے حضور گڑگڑا کر توبہ نہ کریں اور وہ ہم پر اور ہماری قوم پر رحم نہ کرے۔

خداوند میں حوصلہ رکھیے

بے شک ہمارے گناہ بہت ہیں اور ان پر گریہ وزاری کرنا ضرور ہے اور ان کے باعث ہونے والے انصاف پر بھی ہمیں حلیمی سے سرخم کرنا چاہیئے، مگر مایوس نہیں ہونا۔ خداوند ہمارا خدا رحیم خدا ہے جو قہر کرنے میں دھیما اور شفقت اور وفا کرنے میں غنی ہے، کون کہہ سکتا ہے؟ کہ وہ ہم پر رحم کرے اور اپنے قہر کو ہم پر نازل کرنے سے باز رہے! کاش کہ وہ ہم پر فضل کرے اور ہم خاکسار ہو کر توبہ کریں اور دعا کو پانی کی مانند جاری کریں تو پھر میں کلام خدا کے مطابق دعوے سے یہ کہتا ہوں کہ آپ حوصلہ رکھیے کیونکہ ابھی امید باقی ہے۔ آپ سے جو خدا کے نام سے ترساں ہوتے اور اس کی آنکھیں آپ کے دلوں کو جانچتی ہیں، آپ سب جو گناہ کے باعث شدید افسردہ اور غم زدہ ہوتے ہو اور ان تباہ کاریوں کے باعث جو گناہ کے وسیلے زمین پر بڑھتی جارہی ہیں دلوں میں ماتم کرتے ہو، میں آپ سے کہتا ہوں کہ حوصلہ رکھیئے۔ کیونکہ جس نے آپ سے محبت رکھی اور آپ کے گناہوں کے لئے اپنی جان دی ہے وہ جلال کا بادشاہ خداوند خدا ہے۔ آسمان اور زمین کا کل اختیار اسے سونپا گیا ہے۔ اس لئے کہ وہ خداوند سلطنت کرتا ہے اور ساری زمین خاموش نہ رہے (زبور1:99) تمام مخلوقات اس کی مرضی پوری کرنے کا ذریعہ ہیں، جب دشمن سیلاب کی مانند آئیں، تو وہ ان کے لئے ایک بلند معیار قائم کرے گا۔ (یسعیاہ19:59) جب وہ اس وقت طوفانی سمندر کو بینڈے اور کواڑ لگا کر روک سکتا ہے اور وہاں سے آگے نہیں آتا (ایوب38:10-11) آج بھی اسی آسانی سے وہ اقوام کے ہنگامے کو موقوف کرسکتا ہے۔ (زبور65:7) آپ گناہوں کی وجہ سے پریشان، افسردہ اور غمزدہ ہوتے

ہیں خیر اچھا کرتے ہیں۔یعنی آپ اپنی معافی کے لئے اور دوسروں کے گناہوں کی معافی کے لئے کڑھتے ہیں تو اچھا کرتے ہیں۔یقین رکھیئے کہ وہ آپ کو محفوظ کرنے کے لئے آپ کے دلوں کو اطمینان بخشے گا اور چاہے زمین جاتی رہے یا پہاڑ اکھڑ کر سمندر میں جا پڑیں تو بھی خداوند خدا آپ کا زور اور اپنا بن جائے گا (یسعیاہ 8:13-14) زبور 2:46)

پر امید ہو کر دعا کریں

آیئے ہم اپنے لئے ایسے دعا کریں کہ ہم خداوند کے طلبگار رہوں، ہماری کمریں کسی ہوں، ہمارے چراغ جلتے ہوں اور ہم ہر حال میں اس کی مرضی پوری کرنے کے لئے تیار رہیں۔ (مرقس 13:35؛ 14:38) ہم یروشلیم کی سلامتی کے لئے دعا کریں، خدا کی کلیسیاء کے لئے دعا کریں، انجیل کی منادی کی تیزی کے لئے دعا کریں اور اس کی بادشاہی کے وسعت میں اضافے کے لئے دعا کریں۔ جب تک کہ طلوع آفتاب سے غروب آفتاب تک اس کے عظم نام کی تمجید شروع نہ ہو جائے اور پھر تمام زمین اس کے جلال سے معمور ہو جائے! (ملاکی 1:11) پھر ہمیں اپنے حکمرانوں، حکومتی عہدیداران اور بقیہ تمام اداروں اور عملے کے لوگوں اور کلیسیائی قیادت، اور عملے اور ممبران کے لئے بڑی شدت سے برکت کی دعا کرنے کی ضرور ہے ۔ تاکہ ہم ایک پرسکون اور راستبازی ،ودینداری کی زندگی بآسانی گزار سکیں، اور برائی اور شرارت ہر طرح سے شرمندہ اور خاموش ہو جائے!

پر ایمان دعا کریں

آیئے ہم پر ایمان دعا کریں یہ یاد رکھتے ہوئے کہ خدا نے دعاؤں کے جواب میں کیسے بڑے بڑے کام کیے۔ جو یہوداہ کے لوگوں کے گناہوں کے باعث سینخرب کو اس علاقے پر فتح نصیب ہوئی تو اسے بالکل اندازہ نہیں تھا کہ خدا کے ہاتھ میں اس کی اہمیت ایک کلہاڑے یا آرے سے زیادہ نہیں (یسعیاہ 10:15؛ 37:14-36) اس نے اپنی فتوحات کو اپنی قوت بازو کا سبب سمجھا اور اپنے آپ کو اس قابل سمجھا کہ وہ یروشلیم پر قبضہ اپنی مرضی سے کر سکتا ہے۔مگر آپ جانتے ہیں کہ اس کو حزقیاہ بادشاہ نے کیسے شکست دی جب سینخرب نے خداوند اور اس کی ہیکل کے خلاف کفر بھرا خط حزقیاہ کو بھیجا؟ تب حزقیاہ نے وہی خط لے جا کر خداوند کی ہیکل میں مذبح پر پھیلا دیا اور گھٹنوں کے بل ہو کر دعا کی تو اسوری فوج موم کی طرح پگھل گئی۔آج ہم مسیحی بھی انتہائی بڑے بڑے بحرانوں سے دوچار ہیں۔ ہر طرف خطرات ہیں ہمارے بیٹے، ہماری بیٹیاں، ہماری جائیداد، گھر بار سب خطرے میں ہے۔شیطان نے بہت سے دشمن ہمارے خلاف کھڑے کر دیئے ہیں جو ہمیں نگل جانے کو تیار کھڑے ہیں۔اس کا سبب ہمارے گناہ ہیں جو ہمارے خلاف گواہی دے رہے ہیں۔لیکن اگر ہم حزقیاہ بادشاہ کا نمونہ لیں اور اپنے آپ کو خاکسار بنائیں، اپنی بری راہوں سے پھریں اور سب متحد ہو کر اپنی التجائیں اس کے حضور پیش کریں اور اس

سے رحم کی درخواستیں کریں تا کہ وہ خود ہماری مدد کرے جو کوئی انسان نہیں کرسکتا تو یقیناً ہمیں پرامید اور پرایمان ہونا چاہیئے کیونکہ وہ خود ہماری طرف ہے (رومیوں 31:8) پھر کوئی ہم پر غالب نہیں آسکتا۔لیکن اس کی برکت کے بغیر ہماری بہترین کوششیں اور زبردست صلاح کاری ومشورت، ایک ہی لمحے میں ناکام ہوسکتی ہے! آپ سب جو خداوند کے نام اور کلام سے ترساں ہوتے ہو، آپ کی رسائی فضل کے تخت تک ہے تو پھر مجھے بھروسہ ہے کہ آپ اپنے ملک وقوم کے لئے حقیقی درد رکھتے ہیں تو پھر آپ رخنے میں کھڑے ہوں گے خدا کے رحم اور ترس کے طلبگار ہوں گے اور شفاعت کرتے رہیں گے اور انجیل کے پیغام کی گواہی دیتے ہوئے گناہ کے خلاف لوگوں کو بتاتے رہیں گے۔ (کیونکہ یہ گناہ ہی تمام دکھوں کی جڑ ہے)۔اس لئے آپ کو اپنے لئے، اپنے گھر والوں کے لئے اور اپنی قوم اور اپنے ملک کو تکالیف سے نکالنے اور سرفرازی دلانے کے لئے اپنے گھٹنوں پر بہت سا وقت گزارنا ہوگا۔ اگر سروم میں صرف دس افراد بھی راستباز مل جاتے تو پھر یقیناً وہ تباہی اور بربادی سے بچ جاتا۔(پیدائش 32:18) اب یہ ذمہ داری آپ پر آن پڑی ہے کہ آپ اپنے ملک وقوم کو ویسی تباہی سے بچائیں تو پھر آپ کو شفاعت کرنا ہوگی۔ خداوند کے حضور گڑگڑانا اور فریاد کرنا ہوگا۔ دیکھنا یہ ہے کہ اپنے آپ کو اور اپنی قوم کو تباہی وبربادی سے بچانے کے لئے کیسے شفاعت کریں گے؟

مشکلات کے درمیان حوصلہ اور اعتماد

Confidence And Courage in the Midst of the Storm

"اس لئے اے صاحبو! خاطر جمع رکھو کیونکہ میں خدا کا یقین کرتا ہوں کہ جیسا مجھ سے کہا گیا ہے ویسا ہی ہوگا۔" (اعمال 27:25) خطرے کی گھڑی میں بہادر آدمی کی موجودگی اس کے ساتھیوں کے لئے بڑی ہمت افزا ہوتی ہے۔ پولس رسول کا اس طوفان کی شدت کے درمیان اتنی جرأت، خوشی سکون اور اعتماد کے ساتھ عملے، فوجیوں اور قیدیوں سے یوں بات کرنا انتہائی حیران کن ہے۔آپ نے کئی تاریخی واقعات میں دیکھا ہوگا کہ کوئی ایک شخص ہی ہوتا ہے جو جیت جاتا ہے اور باقی بھی اپنا اپنا کردار نبھاتے ہیں مگر کوئی ایک ہی اعلیٰ معیاران تمام مصائب کے درمیان قائم کرتا ہے۔ اس لئے اے مسیحی ایماندار آپ کو جہاں بھی رکھا گیا ہے آپ ہی وہ واحد شخص ہیں جس کو حوصلہ، عزم، ذہنی پختگی اور دلی آزادی خدا سے ملی ہے جس کے وسیلے اپنے اردگرد موجود دوسرے افراد کی حوصلہ افزائی کرسکیں۔ اس لئے خدا کے دیے ہوئے حوصلے اور اعتماد کو دوسروں کی حوصلہ افزائی اور تسلی کے لئے اور ڈھیلے ہاتھوں اور سست گھٹنوں کو مضبوط کرنے کے لئے استعمال کریں۔ تا کہ جب آپ کو لوگ اطمینان میں دیکھیں تو ان کو لگے کہ ان سے کہا گیا ہے کہ **"خوف نہ**

کھائو خاطر جمع رکھو۔" اگر آپ ایسا کریں گے اور مجھے یقین ہے کہ آپ ایسا ہی کریں گے تو پھر زندگی کی مشکلات میں، بیماری کے بستر پر، کلیسیاء، گھر میں ہر جگہ آپ کو مضبوط بننا ہوگا۔ ایک اچھا موصول یہ اپنایئے کہ جو اچھائی خدا کی طرف سے آپ کو ملی ہے وہی آپ میں سے باہر نکلے۔ کیونکہ جب تک آپ میں حوصلہ اور بہت نہیں تب تک آپ دوسروں کو حقیقی حوصلہ اور ہمت نہیں دے سکتے۔ یہی وجہ تھی کہ پولس اپنے ساتھیوں کو حوصلہ دے سکا کیونکہ اس نے اپنے خدامیں حوصلہ پایا تھا۔ ذرا سوچیے اس صورتحال کا جس سے وہ دوچار تھے کہ سمندر میں تاریکی اور شدید طوفان ہے اور بچنے کی کوئی امید باقی نہیں رہی اور پھر بھی وہ اس خوف اور مشکل اور ڈر کی فضا میں کہہ رہا ہے، ''صاحب! خاطر جمع رکھو۔'' اس لئے میرے عزیز بھائیو اور بہنو! آپ خدا پر بھروسہ رکھیں، پرسکون اور مضبوط ہوجائیں تا کہ آپ اس دنیا میں اور کلیسیاء میں وہ خدمت کرسکیں جس کے لئے آپ بلائے گئے ہیں۔ جب تک آپ کا پیالہ خدا کی تسلی سے بریز ہوکر بہے گا نہیں تب تک آپ دوسروں کے پیالے کو کیسے بھریں گے؟ اس لئے **"خداوند میں اور اس کی قدرت کے زور میں مضبوط بنو۔"** (افسیوں 10:6) تب ہی آپ وہ معیار بنیں گے۔ جس کے لئے دوسرے آپ پر بھروسہ کرنے لگیں گے۔ پولس کیوں مضبوط تھا کیونکہ وہ ایمان لایا تھا۔ ایمان لوگوں کو مضبوط بنادیتا ہے۔۔۔ صرف دماغی طور پر نہیں بلکہ دل سے مضبوط بنادیتا ہے۔

میں خدا کا یقین کرتا ہوں

پولس رسول نے کہا ''میں خدا کا یقین کرتا ہوں۔'' کیونکہ اس کا ایمان خدا پر تھا جب کہ جہاز کے سوار باقی لوگوں کو خدا سے کوئی امید یا توقع نہیں تھی۔ شاید ہی ایک یا دو افراد نے پولس کا یقین کیا ہو کیونکہ وہ خدا کے بارے میں کوئی سوچ بھی نہیں رکھتے تھے۔ مگر اسی رات پولس رسول کو ایک فرشتے نے آسمان سے آکر یہ پیغام دیا جس نے پولس رسول کا حوصلہ اور ایمان بڑھادیا کہ پولس رسول یہ کہنے لگا کہ، ''میں خدا کا یقین کرتا ہوں۔'' یہ صرف کہنے کی بات نہیں تھی بلکہ پولس ایک دعویٰ کررہا تھا۔ ایسا کہتے تو بہت سے ہیں مگر یقین کم ہی رکھتے ہیں۔ مگر جب پولس نے کہا کہ میں خدا کا یقین کرتا ہوں تو وہ کہہ رہا تھا کہ میں خدا کی سچائی کا یقین کرتا ہوں، میں خدا کے کلام کا یقین کرتا ہوں، میں اس کے رحم کا یقین کرتا ہوں، میں اس کی بچانے والی قوت کا یقین کرتا ہوں۔ اس لئے پولس رسول بہت پرسکون، مطمئن اور مضبوط تھا۔ کیا تمام مسیحی ایماندار بھی خدا کا ایسے ہی یقین کریں گے؟ کیونکہ پولس رسول تو اُس پیغام کے وسیلے جو خدا نے فرمایا کہ اے پولس خوف نہ کھا۔۔ دیکھ جتنے تیرے ساتھ جہاز میں سوار ہیں ان سب کی ۔۔۔ تیری خاطر جان بخش دی۔'' اور پولس رسول اس بات پر ایمان لایا۔ وہ یقین

کرنے لگا کہ خدا نے جو فرمایا ہے وہ سب سچ ہے کیونکہ خدا جس نے وعدہ کیا ہے وہ اس کو پورا کرنے کی قدرت بھی رکھتا ہے۔ اور وہ اس وعدے کو اپنے لئے لنگر کی طرح تھام کر بیٹھ گیا اسے یقین تھا کہ اس کے ساتھ تمام افراد میں سے کسی کے سر کا بال بھی بیکا نہ ہوگا۔ جب خدا نے بچانے کا وعدہ کر لیا تو پھر یہ خدا کے خادم کے لئے کافی ہے۔ جب خدا کچھ کہتا ہے تو کیا وہ اپنے کہنے کے مطابق نہیں کرتا؟ جو وہ کہتا ہے وہ پورا نہیں ہوتا؟ پولس رسول نے خدا کا یقین کیا۔ اس وقت جب بچنے کی کوئی امید باقی نہیں رہی تھی۔ اس نے کہا میں خدا کا یقین کرتا ہوں۔'' کیسی عظیم بات ہے کہ جب یورکلون یعنی انتہائی خطرناک طوفانی ہوا جہاز کو یہاں سے وہاں اچھال رہی تھی تب اس نے کہا میں خدا کا یقین کرتا ہوں۔ یعنی جب مصیبتوں کی خطرناک ہوائیں بہت خطرناک درندوں کی مانند دھاڑ رہی ہوں جیسے ایک کے بعد ایک بھیڑیا آپ کو نگلنے کو تیار کھڑا ہو تو ان حالات میں یہ کہنا اور ماننا کہ میں خدا کا یقین کرتا ہوں۔ یہ ایمان کی خالص حالت ہے جو طوفانوں کو تھما دیتی ہے۔ عام طور پر ایمان کو پھولوں کی سیج پر ہی دیکھا جاتا ہے کہ بڑی پرسکون ہی ٹھنڈی ہوا اور پرسکون سمندر کا ماحول ہے لیکن ایسا ایمان سمندر کی بپھری ہوئی موجوں اور تند و تیز ہواؤں کا سامنا نہیں کر پاتا۔ خدا کے برگزیدوں کا ایمان تاریک اور خوفناک حالات میں بھی اٹل رہتا ہے اور وہ اندھیرے میں دیکھ سکتا، ہنگاموں میں پرسکون رہتا، غموں کے بیچ میں خدا کی حمد کر سکتا اور تاریکی میں چمکتا ہے۔ **"اے میری جان خدا ہی کی آس رکھ کیونکہ اسی سے مجھے امید ہے"** (زبور 5:62) اس لئے اے میرے عزیزو یہ ایمان رکھتے ہوئے کہیں، **"اس لئے ہم کو کچھ خوف نہیں خواہ زمین الٹ جائے اور پہاڑ سمندر کی تہہ میں ڈال دیئے جائیں۔ کیونکہ خدا ہماری پناہ اور قوت ہے مصیبت میں مستعد مددگار۔"** (زبور 46:1-2) خدا زندہ ہے اور اے میری جان کسی چیز سے خوف نہ کھا، چاہے آسمان پھٹ جائے اور زمین جاتی رہے، شیطان چاہے جتنا مرضی شور مچائے، جہنم اور موت چاہے منہ پھاڑے کھڑے ہوں، تو بھی ہمارا خدا زندہ ہے اور یقیناً محفوظ رکھے گا اور ہماری جان کو بچائے گا کیونکہ ہمارا توکل اور بھروسہ خداوند ہمارے خدا پر ہے۔ میری جان تو کیوں گری جاتی ہے؟ خدا بچانے کو ہر روز ہمارے قریب ہے۔

خالص ایمان گواہی دیتا ہے

پولس نے خدا کا یقین کیا کہ خدا ایسا ہی کرے گا اس لئے وہ سب بتانے سے شرمایا بھی نہیں اس نے بلند بانگ وہاں موجود لوگوں کو گواہی دی کہ تمہارے سر کا ایک بال بھی نہ گرے گا کیونکہ میں خدا کا یقین کرتا ہوں۔'' مشکل اور ناسازگار حالات میں اپنے ایمان کی گواہی دینا کبھی آسان نہیں ہوتا۔ بہت سے لوگ خدا کے وعدوں کا یقین تو کرتے

ہیں مگران کو بیان کرنے سے ڈرتے ہیں ، کیونکہ ان کے دلوں میں شاید یہ سرگوشی گونجتی ہے کہ شاید یہ وعدہ پورا نہ ہو، شاید مجھے سمجھنے میں غلطی لگی ہو'' اس طرح شیطان ایمان کو کمزو کرتا اور خدا کو ملنے والا جلال رہ جاتا ہے بعض اوقات سمجھداری کے نام پر بے یقینی اور خودغرضی پوشیدہ ہوتی ہے۔ اس لئے اے میرے عزیزو! اپنے کانوں کو صرف خدا کی آواز سننے پر لگایئے تا کہ آپ میں خالص ایمان پیدا ہو اور پروان چڑھے۔ کیونکہ خالص ایمان بول اٹھتا ہے کہ ''خدا سچا ہے اور میں اس کے کلام کو سچ مانوں گا۔'' وہ مشکل اور تنگی سے دوچار لوگوں کے درمیان خاموش نہیں رہتا بلکہ کہہ اٹھتا ہے کہ میں خدا کا یقین کرتا ہوں۔'' وہ یہ یقین رکھتا ہے کہ خداوند یسوع جس کا میں ہوں اور جس کی خدمت میں کرتا ہوں اس کے کلام نے رات مجھ سے بات کی اور میں اس کا یقین کرتا ہوں۔'' جب آپ کلام خدا کو رات دن پڑھیں گے یاد رکھیں گے تو وہ آپ سے بہت سے وعدے کرے گا جو ضرور پورے ہوں گے اگر آپ بھی پولس کی طرح کہیں، میں خدا کا یقین کرتا ہوں۔''

ایمانداروں کے لئے پیغام

میں خدا سے دعا کرتا ہوں کہ تمام مسیحی ذرا اپنے آپ سے دیانتدار ہوں اور دکھاوا چھوڑ کر دل سے بتائیں کہ وہ خدا پر بھروسہ کرنے کا ڈھونگ کرتے ہیں کیونکہ وہ دل سے خدا کو سچا نہیں مانتے اور اگر انجیل کا پیغام یعنی مسیح کا مرنا، دفن ہونا اور تین دن کے فوراً بعد مردوں میں سے جی اٹھنا ان کو جھوٹ لگتا ہے تو پھر دیانتداری رکھیں اور سب کے سامنے اس کا اقرار کریں۔ لیکن اگر انجیل سچ ہے اور خدا سچا ہے تو پھر شک کرنے کی گنجائش کہاں باقی رہتی ہے؟ اور ہم الجھی سانسوں اور ڈھیلے ہونٹوں سے کیوں اسے بیان کرتے ہیں؟ اگر خدا کے وعدے سچے ہیں تو پھر ہم کیوں شک کریں؟ پھر ایسی جھجھک کا مطلب اور سبب کیا ہے؟ شاید کوئی یہ بھی کہے کہ ''اس میں کافی خطرات ہیں۔'' تو میرے عزیزو! خدا کے سامنے خطرات کی کیا حیثیت؟ خدا اپنے وعدوں کو ہر حال میں پورا کرتا ہے۔ خدا کے کلام کو ماننے میں کیا خطرہ؟ ایسا ہو نہیں سکتا ۔''بلکہ خدا سچا ٹھہرے اور ہر ایک آدمی جھوٹا۔'' (رومیوں 4:3) آسمان اور زمین صفحہ ہستی سے مٹ سکتے ہیں مگر خدائے قادر مطلق کبھی اپنا وعدہ نہیں توڑتا اور نہ ہی اپنے قول (کلام) سے پیچھے ہٹتا ہے۔ اس لئے اے سب پولسو! آپ کو خداوند کی طرف سے ایک پیغام ملا ہے، تو اس کو لوگوں تک پہنچایئے تا کہ آپ کے ایمان کے وسیلے سے بہت سی جانیں بچ سکیں۔ میں آپ کے کانوں تک ایک چھوٹی سی بات ضرور پہنچانا چاہتا ہوں جو یہ سمجھتے ہیں کہ وہ یسوع مسیح سے پیار کرتے ہیں مگر کبھی کسی کے سامنے اس کی محبت کا اظہار نہیں کیا۔ اور آپ اسے دل میں دبائے بیٹھے ہیں شاید ایک توڑا ملنے والے خادم کی طرح آپ نے کسی پر ظاہر نہیں ہونے دیا کہ آپ

کے اندر خدا کا وعدہ موجود ہے۔تو ''اب وقت ہے اس کو ظاہر کیجیئے !'' آپ کو اس اخیر وقت کے لئے محفوظ رکھا گیا ہے تو پھر آپ اس کے وعدے کا یقین کریں اور اس کی خوشخبری کو دوسروں تک پہنچائیں تا کہ بادشاہوں تک بھی پیغام پہنچے اور ایسا کرنے سے کوئی بھی گناہ یا کوئی شرمندگی آپ کو نہ روک پائے۔ ایسا کرتے جائیں اور آگے ہی آگے بڑھتے جائیں۔تا کہ یہ گیت سچ ثابت ہو سکے۔

گھر گھر میں انجیل سنائیں گے
پیارے یسوع کا نام بتائیں گے

آیئے ہم پر ایمان دعا کریں یہ یاد رکھتے ہوئے کہ خدا نے دعاؤں کے جواب میں کیسے بڑے بڑے کام کیے۔ جو یہوداہ کے لوگوں کے گناہوں کے باعث سینخرب کو اس علاقے پر فتح نصیب ہوئی تو اسے بالکل اندازہ نہیں تھا کہ خدا کے ہاتھ میں اس کی اہمیت ایک کلہاڑے یا آرے سے زیادہ نہیں (یسعیاہ 10:15؛ 37:14-36) اس نے اپنی فتوحات کو اپنی قوت بازو کا سبب سمجھا اور اپنے آپ کو اس قابل سمجھا کہ وہ یروشلیم پر قبضہ اپنی مرضی سے کر سکتا ہے۔ مگر آپ جانتے ہیں کہ اس کو حزقیاہ بادشاہ نے کیسے شکست دی جب سینخرب نے خداوند اور اس کی ہیکل کے خلاف کفر بھرا خط حزقیاہ کو بھیجا؟ تب حزقیاہ نے وہی خط لے جا کر خداوند کی ہیکل میں مذبح پر پھیلا دیا اور گھٹنوں کے بل ہو کر دعا کی تو اسوری فوج موم کی طرح پگھل گئی۔ آج ہم مسیحی بھی انتہائی بڑے بڑے بحرانوں سے دوچار ہیں۔

پاک لنگر

The Sacred Anchor

ہر مسیحی ایماندار کی کامل خوشی مستقبل میں پنہاں ہے۔اس دنیا میں رہتے ہوئے مقدسین آسمان کے متوقع ہیں۔ یہاں ان کے پاس بہت تھوڑا ہے۔مگر مستقبل میں بے پناہ ہے۔اس لئے کلام خدا فرماتا ہے،''اس مبارک امید یعنی اپنے بزرگ خدا اور منجی یسوع مسیح کے جلال کے ظاہر ہونے کے منتظر رہیں۔''(ططس 2 :13) ہم ''مبارک امید کے منتظر رہیں۔''

امید کیا ہے؟

امید ایک مافوق الفطرت (یعنی فطرت سے بڑھ کر) فضل ہے جو ہر مسیحی کے دل میں خدا کے روح نے بویا ہے تا کہ جو کچھ وعدے میں فرمایا گیا ہے اس کی توقع کے وسیلے ہر مسیح وہ چیز حاصل کر سکے۔**"لیکن جس چیز کو نہیں دیکھتے اگر ہم اس کی امید کریں تو صبر سے اس کی راہ دیکھتے ہیں۔"** (رومیوں 25:8) امید ہمیشہ اچھائی اور اچھے انجام سے وابستہ ہوتی ہے۔اس لئے یہ خوف سے بالکل مختلف ہے۔ خوف برائی پر نگاہ کرتا ہے مگر امید اچھائی پر۔امید مستقبل کی اچھائی کے متعلق بیان کرتی ہے۔اس لئے یہ شادمانی سے مختلف ہے کیونکہ یہ آنے والی اچھائی پر نگاہ کرتی ہے۔ شادمانی کسی چیز کی موجودگی پر ہوتی ہے جب کہ امید مستقبل

میں آنے والی اچھی چیز سے وابستہ ہے، جس کا حاصل کرنا مشکل ہو۔اس لئے یہ حاصل شدہ یا حاصل کردہ سے بالکل مختلف ہے اس لئے یہ خواہش سے بھی مختلف ہے۔ کیونکہ خواہش کمزور اور عارضی ہوتی ہے جو جلد گزر جاتی ہے۔ مگر امید پختہ اور طے شدہ ہوتی ہے۔ جو مشکلات کے سامنے ڈٹ جاتی اور حوصلہ بڑھائے رکھتی ہے جب تک وہ چیز حاصل نہ ہو جائے جس کے لئے امید کی تھی۔امید ہمیشہ ایسی چیز سے پیوستہ ہوتی ہے جو میسر آ سکے۔ایسی اچھائی کی توقع ہے جو حاصل کرنا ممکن ہو اور جس کا نتیجہ شادمانی ہو۔ اس لئے یہ مایوسی سے بھی مختلف ہے۔ مایوسی ہر چیز کو سیاہ چشمہ آنکھوں پر لگا کر دیکھتی اور کہتی ہے کہ کچھ حاصل نہیں ہوسکتا۔ جب کہ امید جال نے ساتھ بندے ہوئے کارک کی مانند ہوتی ہے جو جال کو گم ہو جانے سے روکے رکھتا ہے، اسی طرح امید بھی ہمارے دلوں کو مایوسی کے اندھیروں میں ڈوبنے نہیں دیتا۔

امید ایمان سے کیسے مختلف ہے؟

ایمان اور امید دونوں ایسے فضل ہم پر ہوئے ہیں جو اتنے ملتے جلتے ہیں کہ ان کو اکثر ملا دیا جاتا ہے۔ بے شک یہ کافی ملتے جلتے ہیں جیسے کہ کفارہ گاہ پر بیٹھے کروبیم کے ملے ہوئے پر ہوں، مگر یہ دونوں الگ الگ ہیں۔ بہت سی باتوں میں ایمان اور امید ملتے جلتے ہیں کیونکہ دونوں ہی وعدے سے منسلک ہوتے ہیں۔ دونوں ہی دکھی جان کو تسلی دیتے ہیں۔ یہ دونوں ایک ایک لنگر کی مانند ہیں جو ہر مسیحی کی زندگی کی کشتی کو سنبھالے ہوتے ہیں تاکہ وہ مشکلات کے سمندر میں بھی ڈوب نہ جائے۔ یہ دونوں دوا والے سیرپ کی مانند ہیں جو تکلیف میں جان کو بحال کرتے ہیں۔ یہ بہت سے معاملات میں ایک جیسے تو ہیں مگر کئی جگہوں پر یہ ایک دوسرے سے مختلف بھی ہیں۔ ایمان اور امید ترتیب اور ترجیح میں فرق ہوتے ہیں۔ایمان ہمیشہ امید سے پہلے ہوتا ہے۔ ایمان ہر مسیحی ایماندار کو وعدوں کی سرزمین دکھاتا ہے اور امید وہاں تک پہنچنے کے لئے صبر کرنا سکھاتی ہے۔اس سے آپ ایمان اور امید کے درمیان فرق سمجھ سکتے ہیں۔لیکن یہ دونوں جڑواں ہیں ان کو الگ کرنا نہیں چاہیئے۔ایمان امید کو مضبوط کرتا ہے اور امید ہمارے ایمان کی تسلی کا سبب ہے۔

ایک مسیحی کیا امید کرتا ہے؟

ایک مسیحی کی امید اس دنیا سے وابستہ نہیں، ورنہ اسے سخت مایوسی کا سامنا کرنا پڑتا۔ کیونکہ یہاں تو ہر چیز کو زوال ہے اور کسی چیز کی امید کرنا انتہائی مضحکہ خیز ہے۔ بلکہ مسیحی تو اس مبارک امید کے ظاہر ہونے کے منتظر ہیں۔تمام دنیا تبدیلی کی خواہش کرتی ہے، مگر ہم مبارک امید کے ظاہر ہونے کے منتظر ہیں۔یہی تو فرق ہے کسی ملاح کے لنگر اور ایماندار کے لنگر میں۔ملاح اپنا لنگر نیچے کی طرف پھینکتا ہے جب کہ ایماندار اپنا لنگر اوپر یعنی آسمان کی طرف پھینکتا ہے کیونکہ وہ

مبارک امید کا منتظر ہے۔ ایماندار ایک امیر وارث ہے (عبرانیوں 17:6) اور وہ اس وقت تک انتظار کرتا ہے جب اس کو شاہی تاج پہنا دیا جائے گا۔ ایسا اس لئے ہے کہ ایک مسیحی کی امید کا مقصد خاص طور پر مخصوص کر دیا گیا ہے کہ اپنے بزرگ خدا اور منجی یسوع مسیح کے جلالی ظہور کے منتظر رہیں۔

سچی امید کی خصوصیات

سچی امید قوت بخش ہے۔ کیونکہ یہ زندہ امید ہے (1-پطرس 3:1) یہ انسان میں جان ڈال دیتی ہے۔ یہ محنت کرنے کا حوصلہ دیتی جیسے اوزار تیز کرنے کا سان ہو۔ جیتنے کی امید سپاہی کو لڑنے کا حوصلہ دیتی ہے۔ منافع کی امید ہی تاجر کا کاروبار کرنے کا حوصلہ دیتی ہے۔ الٰہی امید بحری جہاز کو تیز چلانے والی ہوا کی مانند ہے، جیسے رتھ کے لئے پہیوں کی مانند ہے: یہ ایک مسیحی ایماندار کو نیکی کرنے میں سرگرم رکھتی ہے۔ وہ خدا کے احکامات کی راہ میں دوڑتا ہے۔ امید کے باعث پہاڑوں کا سینہ چیر دیا جاتا ہے، مشکلات کا ڈٹ کر مقابلہ کیا جاتا ہے، یہ خطرات کو حقیر جانتی ہے، یہ موت کے منہ میں بھی آگے بڑھتی چلی جاتی ہے، حقیقی امید کبھی ہمت نہیں ہارتی جب تک کہ امید کی ہوئی چیز حاصل نہ کر لے۔ جس کے پاس الٰہی امید ہے اس کے پاس مسیح بھی ہوگا۔ چاہے وہ کسی بھٹی میں ہی کیوں نہ ڈال دیا جائے۔ سچی امید پاکیزگی عطا کرتی ہے۔ **"اور جو کوئی اس سے یہ امید رکھتا ہے اپنے آپ کو ویسا ہی پاک کرتا ہے جیسا وہ پاک ہے۔"** (1-یوحنا 3:3) امید ہماری جان کا حصہ ہے جیسے ہوا میں بجلی کڑکتی ہے۔ اور ہوا کو صاف کرتی جاتی ہے ویسے ہی امید ہمارے خیالات اور زندگیوں کو صاف کرتی جاتی ہے۔ جو کوئی مسیح پر امید رکھتا ہے وہ ہر طرح کے گناہ کو اپنے ارادے اور عمل سے دور کرتا چلا جاتا ہے۔ اور پاک شخص بنتا چلا جاتا ہے۔ اس کے دل پر لکھا ہوتا ہے، **"خداوند کے لئے مقدس"** (خروج 36:28) بینارڈ کہتے ہیں کہ پاکیزگی، جڑ کی مانند اور امید شاخ کی مانند ہے۔ سچی امید پاکیزگی کی جڑوں سے پروان چڑھتی ہے۔ اس لئے اپنی امید کو کلام کے وسیلے پرکھیے کوئی بھی کہہ سکتا ہے کہ اس کے پاس امید ہے۔۔۔ مگر کیا وہ شخص تقدیس یعنی پاکیزگی کے عمل سے گزر رہا ہے؟ کیا یہ ممکن ہے کہ کوئی شخص بغیر تقدیس کے اپنی ناپاکی لے کر آسمان پر جانے کی توقع کرے؟ وہاں کسی ناپاک چیز کا داخلہ ممکن نہیں (مکاشفہ 27:21) سچی امید ہی اچھی امید ہے۔ **"اب ہمارا خداوند یسوع مسیح خود اور ہمارا باپ خدا جس نے ہم سے محبت رکھی اور فضل سے ابدی تسلی اور اچھی امید بخشی۔"** (2-تھسلنیکیوں 2 : 16) سچی امید ہی مستقل امید ہے۔ **"اس کا گھر ہم ہیں بشرطیکہ اپنی دلیری اور امید کا فخر آخر تک مضبوطی**

سے قائم رکھیں "(عبرانیوں6:3)امید ہمیں صبر کرنے کے لیے تھامے رکھتی ہے:اس لئے یہ ایک لنگر کی مانند ہے جو جہاز کو طوفان میں ڈوبنے نہیں دیتا۔انسان کو جب مشکلات گھیرتی ہیں تو امید ہی اس کے ایمان کے جہاز کو غرق نہیں ہونے دیتی:**"کیونکہ خداوند صیون سے نعرہ مارے گا اور یروشلیم سے آواز بلند کرے گا اور آسمان اور زمین کانپیں گے لیکن خداوند اپنے لوگوں کی امید (پناہ گاہ) ہے۔۔۔" آسمان اور زمین ٹل جائیں گے لیکن ایمانداروں کی امید قائم رہے گی۔ ایماندار اپنی امید کا دامن کبھی نہیں چھوڑتا۔جب یہودی بابل میں قیدی تھے پھر بھی ان کو امید تھی۔ "اے امیدوار اسیرو قلعہ میں واپس آئو۔۔۔"** (زکریا 12:9)جب مسیحی ایماندار اپنی زندگی کے آخری ایام میں ہوتا ہے اور زندگی کی تمام امیدیں دم توڑ جائیں تو بھی اس کی امید خدا پر قائم رہتی ہے۔خدا کے فرزندوں کے لئے کیسی بڑی تسلی ہے کہ بڑی سے بڑی مشکل میں بھی اس کی امید قائم ہے کیونکہ جب مسیح آئے گا تو کیسا پرجلال منظر ہوگا۔یعنی ایماندار کو ابدی مکانوں میں جانے کی امید ہے جو مسیح تیار کرنے کے لئے گیا ہوا ہے (یوحنا2:14) کیونکہ مسیح جو ہر مسیحی کی زندگی ہے جب ظاہر ہوگا تو جلال سے ظاہر ہوگا (کلسیوں4:3) کیسی عمدہ تسلی ہے کہ مارہ کے تلخ پانیوں کے بعد ہی وعدے کی سرزمین کا میٹھا پانی ہے! ٹھنڈے موسم کے بعد ہی کٹائی کے موسم کی خوشی آتی ہے! ہر حال میں خوش رہیے۔ہم "خدا کے جلال کی امید پر فخر کریں۔" (رومیوں5:2) خوف سے غم پیدا ہوتا ہے لیکن امید سے خوشی۔اگسٹین یہ کہتا ہے کہ الٰہی امید میں شادمانی ضرور ہوتی ہے۔جس مسیحی کو آسمان پر جانے کی امید ہے کیا وہ خوش نہ ہوگا؟ **"صادقوں کی امید خوشی لائی گی۔"** (امثال28:10)

ہماری امید پوری ہونے کو ہے

شاید کوئی یہ کہے کہ، **"امید کے برآنے میں تاخیر دل کو بیمار کرتی ہے پر آرزو کا پورا ہونا زندگی کا درخت ہے۔"** امثال13:12) لیکن اب مزید دیر نہ ہوگی کیونکہ لکھا ہے، **"دیکھ میں جلد آنے والا ہوں اور ہر ایک کے کام کے موافق دینے کے لئے اجر میرے پاس ہے۔۔۔"** (مکاشفہ 22:12) یہ پرجلال انعام جس کی ہمیں امید ہے ہمارے ایمان کے باعث جلد پورا ہونے والا ہے۔کیونکہ ایمان مستقبل کی چیزوں کو حال میں لانے کا سبب بنتا ہے۔ مسیح کی آمد نزدیک ہے اور صبح کا ستارہ جلد چمکنے کو ہے۔جیسے دوربین سے چیزیں نزدیک نظر آتی ہیں ویسے ہی ایمان کی آنکھوں سے امید کی ہوئی چیزیں مسیح، آسمان اور روز انعام انتہائی نزدیک نظر آتی ہیں۔جس کے وسیلے اپنی ملکیت کا

اندازہ ہوتا رہتا ہے۔اس لئے اے مسیحیو خوشی مناؤ اور اپنی آہوں کو ''ہیلیلویاہ'' میں بدل ڈالو! اب دیر نہیں اور جلد ہی آپ سب کچھ میں شریک ہو جائیں گے جن کی امید آپ نے کر رکھی ہے۔ مسیح جو کہتا ہے وہ پورا کرتا ہے اور اس نے کہا ہے کہ **"دیکھو میں جلد آنے والا ہوں"** اس نے کہا کہ وہ جلد آنے والا ہے تو پھر جلدی کی امید رکھیں کیونکہ وہ اپنا قول پورا کرتا ہے۔

امید پر قائم رہیں!

ہر طرح کی حوصلہ شکنی، خوف اور آزمائش پر غالب آ کر امید پر قائم رہیں۔ میرے عزیزو، شیطان کو کبھی موقع مت دیں کہ وہ آپ کو آپ کی امید پر شک کرنے کے لیئے اُکسائے۔ایک فوجی جو کسی اونچی جگہ پر بیٹھا ہو وہ دشمن کو کبھی موقع نہیں دیتا کہ وہ اپنا مقام چھوڑ دے۔ بلکہ آخری دم تک مقابلہ کرتا ہے۔کیا خدا نے آپ کو اونچے مقام پر قائم کیا ہے؟ کیا آپ کی امید کو اس نے آسمان تک بلند کیا ہے؟ یقیناً ایسا ہی ہے! اس لئے اپنے مقام کو مت چھوڑیے اور خدا سے دعا کیجیئے کہ وہ آسمان کے لئے آپ کی امید کو مزید واضح کرے۔ تا کہ آپ کوہ صیون کی مانند قائم ہو جائیں جو کبھی جنبش نہیں کھائے گا اب ایسی امید ہمیں خداوند کے کام کے لئے کیسا تیار کرتی ہے! جو آسمانی امید پر قائم ہے وہ اپنی خدمت اور خدا کے کام کے لئے انتہائی غیرت مند ہو جاتا ہے! جلال کی امید ایک مسیحی ایماندار کو زندگی اور کام کرنے کے لئے نئی جلا بخشتی ہے۔ کیونکہ الٰہی امید چراغ کے لئے تیل اور بحری جہاز کو چلانے کے لئے ہوا کی مانند ہے تا کہ ہم خدا کی الٰہی خدمت کے لئے آگے بڑھتے چلے جائیں! ہم امید پر قائم ہیں۔ **"ہم نیک کام کرنے میں ہمت نہ ہاریں کیونکہ اگر ہے دل نہ ہوں تو عین وقت پر فضل کاٹیں گے۔"** (گلتیوں 9:6) اس لئے اپنی الٰہی امید کے مطابق پاکیزہ زندگی بسر کریں۔ کیونکہ جن کی امید آسمان پر ہے۔ان کی زمینی زندگی میں بھی آسمان نظر آنا چاہیئے۔ اور ہمیں مسیح کے سنہری چال چلن کے مطابق زندگی گزارنی چاہیئے۔ کیونکہ، **"جو کوئی یہ کہتا ہے کہ میں اس میں قائم ہوں تو چاہیئے کہ یہ بھی اسی طرح چلے جس طرح وہ چلتا تھا۔"** (1-یوحنا 6:2) **یعنی صرف یہ کرو کہ تمہارا چال چلن مسیح کی خوشخبری کے موافق رہے۔۔۔** (فلپیوں 27:1) آپ کیسے امید پر قائم رہیں گے اور مسیح کا سا چال چلن رکھیں گے؟

☆☆☆

دُعا میں جنگ کے وقت مسیح کے ساتھ ہونا

متّی کی انجیل (26:36۔46) میں ہم گتسمنی کے بہت ہی حساس لمحہ کے بارے میں پڑھتے ہیں جب خُداوند یسوع مسیح اپنی زندگی کی بڑی لڑائیوں میں سے ایک کا آغاز کرتے ہیں۔ وہ اپنے شاگردوں کو اپنے ساتھ گتسمنی جانے کیلئے مدعُو کرتے ہیں اور پھر جب وہ دُعا کرنے کو جاتے ہیں تو اُن میں سے تین کو اپنے ساتھ جانے کیلئے مدعُو کرتے ہیں۔ اُس نے اُنہیں فقط کہا کہ ''جاگو اور دُعا کرو۔'' خاص طور پر اپنے خُداوند کے دِل کی گہرائی کو سُنیں جیسا کہ ہم پڑھتے ہیں:

"اُس وقت یسُوع اُنکے ساتھ گتسمنی نام ایک جگہ میں آیا اور اپنے شاگردوں سے کہا یہیں بیٹھے رہنا جب تک کہ مَیں وہاں جا کر دُعا کروں۔ اور پطرس اور زبدی کے دونوں بیٹوں کو ساتھ لیکر غمگین اور بیقرار ہونے لگا۔" (36۔37 آیت)

کیا آپ یسوع کے ساتھ دُعا میں اِس حد تک رہے ہیں؟ کیا کبھی کوئی ایسا لمحہ آیا جب آپ جانتے ہوں کہ خُدا کے دِل میں کیا ہے، اور یہ بھی کہ آپ کس چیز کا سامنا کر رہے تھے، نا صرف درد کا بلکہ اُس دائمی تبدیلی کا جو آپکی دعا کے وسیلہ سے عمل پذیر ہوگا؟ جیسے ہی آپ نے دُعا کرنا شروع کی آپ غم سے اور بڑی گھبراہٹ سے بھر گئے ہوں۔ ہمارے مُلک میں تب تک تبدیلی نہیں آئے گی جب تک کوئی اُسکا اپنا یسوع مسیح کے ساتھ اِسطرح کی دُعا کا تجربہ نہ کرے۔

"اُس وقت اُس نے اُن سے کہا میری جان نہایت غمگین ہے۔ یہاں تک کہ مرنے کی نوبت پہنچ گئی ہے۔ تُم یہاں ٹھہرو اور میرے ساتھ جاگتے رہو۔" (38 آیت) کون جہان کا بار اُٹھا سکتا ہے، آپ یا خُداوند یسُوع مسیح؟ بلاشُبہ خُداوند یسُوع مسیح اُٹھا سکتا ہے۔ اِس لئے میں نے اپنی کُتب میں سے ایک کا عنوان رکھا ہے ''یسُوع کیساتھ دُعا میں تجربہ کرنا'' آپ دُعا کے طول وعرض کو نہیں سمجھ سکتے کہ یہ ایک قوم میں تبدیلی لے آئے گی جب تک خُدا کے ساتھ اِس قسم کی تعلق داری نہ ہو جائے۔ جب آپ دُعا کرنا شروع کرتے ہیں تو اُس میں ایک لمحہ آتا ہے کہ آپ صرف دیکھ رہے ہوتے ہیں جبکہ وہ (یسُوع مسیح) آپ میں جہان کا بار اُٹھاتا ہے۔

"پھر ذرا آگے بڑھا اور مُنہ کے بل گِر کر یُوں دُعا کی کہ۔۔۔" (39 آیت) بہت سے لوگ مدح وستائش کرنا چاہتے ہیں لیکن دُعا میں مُنہ کے بل گِرنا نہیں چاہتے۔ ایک وقت میں یہ ضروری ہو جاتا ہے کہ آپ ساری مدح وستائش کو چھوڑیں اور دُعا کرنا شروع کر دیں خاص طور پر جب خُدا کے لوگ دُعائیہ گروپ میں بیٹھتے ہیں۔ مدح و ستائش کبھی بھی دُعا کی یا توبہ کی متبادل نہیں ہوسکتی۔ توبہ خُدا کے لوگوں کی ایک بڑی ضرورت ہے!

اگر خُدا کے لوگ توبہ نہیں کرتے تو بیداری نہیں آتی۔ ابھی تک خُدا کے لوگوں کو توبہ کرنا نہیں سکھایا جاتا۔ میں کہوں گا کہ بائبل مُقدس میں 85 سے 90 فیصد خُدا کی تمام ہدایات خُدا کے لوگوں کو توبہ کرنے کیلئے حُکم کے طور پر دی

گئیں ہیں نہ کہ کھوئے ہُوئے لوگوں کیلئے۔ابھی تک خُدا کے لوگ ہر اتوار چرچ آتے ہیں اَور ابھی تک یہ نہیں جانتے کہ خُدا نے اُنہیں توبہ کرنے کیلئے تحکمانہ ہدایت کی ہے۔ خُدا کی معموری کا تجربہ کرنے کیلئے توبہ اولین شرط ہے۔خُدا کے لوگوں کیلئے یسوع نے کیا پیغام پہنچایا تھا؟ **"توبہ کرو کیونکہ آسمان کی بادشاہی نزدیک آگئی ہے۔(متی 17:4)** خُدا کی مُکمل حضُوری اَور قُوت اَور معموری آپ کے نزدیک اِس بات کی مُنتظر ہیں کہ آپ اُسے اپنالیں اَور حاصل کرلیں، لیکن وہ آپکی توبہ کی مُنتظر ہیں۔

توبہ کے معنی ہیں کہ آپ غلط سمت میں جا رہے ہیں اَور ضروری ہے کہ آپ غلط سمت سے مُڑیں اَور خُدا کی طرف رُخ کریں۔ہم میں بہت سے یہ محسوس کرتے ہیں کہ ہم درست سمت میں جارہے ہیں کیونکہ ہم عبادت میں ہیں۔ بائبل مُقدس میں خُدا کے لوگ زیادہ تر دورانِ عبادت یہاں تک کہ وہ بندگی کرتے ہُوئے بھی غلط سمت میں جارہے تھے۔لیکن اُنہوں نے اپنی ضرورت کو کبھی تسلیم نہیں کیا اَور اِسی لئے وہ نیست ونابود ہُوئے۔اِسرائیل، یہوداہ، یروشلیم، ہیکل تباہ و برباد ہُو گئے دیواریں ڈھا دی گئیں اَور خُدا کے لوگ ستر سالہ غلامی میں ڈالے گئے کیونکہ اُنہوں نے گُناہ کیا اَور کبھی یہ تسلیم نہیں کیا کہ اُنہیں توبہ کرنیکی ضرورت ہے۔اُنہوں نے گُناہ کیا اَور اپنی توبہ کی ضرورت کو نہ پہچانا۔اِسی لئے پہلا لفظ جو خُدا کے بیٹے کے منہ سے اُسکے لوگوں کیلئے نکلا وہ ''توبہ!'' تھا -- مُکمل حضوری اَور قُوت اَور خُدا کی بادشاہی منتظر تھیں کہ توبہ کی جائے۔کیا میں یہ کہہ سکتا ہُوں کہ مُجھے اَور آپ کو بھی وہی پیغام دِیا گیا ہے؟ اگر آپ خُدا کی کامل حضوری اَور قوت و قُدرت اَور فعّالیت کے کامل اندازہ کا تجربہ نہیں کر رہے تو یہ اِس لئے نہیں کیونکہ وہ اِس میں حاضر نہیں بلکہ اِسکی وجہ یہ ہے کہ ہم وہ عہد و پیمان نہیں کر رہے کہ اُس کا (یسوع مسیح) تجربہ توبہ کے ذریعہ سے کریں۔

شاگردنیز کی حالت میں

"پھر ذرا آگے بڑھا اَور مُنہ کے بل گِر کر یُوں دُعا کی کہ اَے میرے باپ! اگر ہو سکے تو یہ پیالہ مُجھ سے ٹل جائے۔ تَو بھی نہ جیَسا مَیں چاہتا ہُوں بلکہ جیَسا تُو چاہتا ہَے وَیسا ہی ہُو۔ پھر شاگردوں کے پاس آکر اُنکو سوتے پایا اَور پطرس سے کہا کیا تُم میرے ساتھ ایک گھڑی بھی نہ جاگ سکے؟۔ جاگو اَور دُعا کرو تا کہ آزمائش میں نہ پڑو۔ رُوح تو مُستعد ہَے مگر جسم کمزور ہَے۔ پھر دوبارہ اُس نے جا کر یوں دُعا کی کہ اَے میرے باپ! اگر یہ میرے پِیے بغَیر نہیں ٹل سکتا تو تیری مرضی پوری ہُو۔"

"اَور آکر پھر اُنہیں سوتے پایا کیونکہ اُن کی آنکھیں نیند سے بھری تھیں۔ اَور اُنکو چھوڑ کر پھر چلا گیا اَور پھر وہی بات کہہ کر تیسری بار

دُعا کی: "تب شاگردوں کے پاس آکر اُن سے کہا اَب سوتے رہو اَور آرام کرو دیکھو وقت آپہُنچا ہے اَور ابنِ آدم گنہگاروں کے حوالہ کیا جاتا ہے:"(39-45 آیات)

خُدا کے الٰہی مقصد اَور منصوبے کے مُطابق یسُوعؔ مسیح دُعا کے مُقدس لمحہ کیلئے پطرسؔ، یعقوبؔ اَور یوحناؔ کو اپنے ساتھ جانے کیلئے مدعُو کرتے ہَیں۔ اِسی طرح جب وہ اُس پہاڑ پر گیا جہاں اُس کی صورت بدل گئی اُس نے اِن تین کا چناؤ کیا کہ اُس کے ساتھ جائیں۔ صحیفہ بیان کرتا ہَے کہ وہ موسیٰؔ اَور ایلیاؔہ سے مِلا اَور وہ **"اُسکے اِنتقال کا ذکر کرتے تھے جو یروشلیمؔ میں واقع ہونے کو تھا:" (لوقا 9:30-31)**

وہ یروشلیمؔ میں اپنی موت کے وسیلہ سے ساری دُنیا کو آزاد کرنے والا تھا اَور وہ آپس میں اِس خلاصی کے بارے میں بات کر رہے تھے جو کہ اُس کے وسیلہ سے مُکمل ہُونے کو تھی۔ یسُوعؔ مسیح اپنے ساتھ جانے کیلئے تین شاگردوں کو مدعُو کرتا ہَے اَور اُنہوں نے اُس گھڑی کی شدت کے بارے میں کُچھ تجربہ کیا اَور کُچھ دُعا کی اہمیت کے بارے میں اَور کُچھ اِس بارے میں کہ جب خُدا کا بچہ دُعا کرتا ہَے تو آسمان اَور زمین ایک دوسرے کے قریب آنے کے پابند ہو جاتے ہیں اَور تاریخ اُس لمحہ کے ساتھ پابند ہو جاتی ہَے۔

خُدا کینیڈا کے شہر سسکاٹونؔ میں آیا

کینیڈا کے شہر سسکاٹون میں خُدا کی حضُوری اَور قُدرت نازل ہُونے سے دو سال قبل خُدا نے مجھے اِس میں جانے کی اجازت دِی۔ میں دُعا کیلئے ساتھی پادریوں اَور دوسروں سے مِلا اَور جیسے ہی ہم نے دُعا کی میں نے تجربہ کیا کہ اُس نے میرے دِل میں کام کرتے ہُوئے میرے دِل میں پائے جانے والے گناہ کی نشاندہی کی اَور اُسے ترک کرنے کیلئے خُدا سے مدد اَور مُعافی مانگنے کو کہا۔ یہ تجربات کئی ہفتوں تک جاری رہے جو اس قدر حقیقی اَور معنی خیز تھے کہ میں بھاگتا ہُوا اپنے چرچ گیا جہاں میں خدمت کر رہا تھا اَور اِس حقیقت کو کلیسیاء میں بیان کیا۔ کلیسیا ایسا کرنے کے بعد پاک صاف اَور بحال ہُونا شروع ہوگئی اَور پھر اُنہیں خُدا کی مرضی اَور ارادے معلوم ہونا شروع ہو گئے۔

پھر وہ لمحہ آیا کہ جب بِل میک لیوڈؔ (Bill McLeod) نے مجھے بلایا اَور کہا 'ہینریؔ! مجھے ایسا لگتا ہے کہ یہ سب کچھ ہماری دعاؤں کا جواب ہے جو ہم عرصہء دراز سے کر رہے تھے'' اِس کے چرچ میں دو ڈیکن تھے جن کی آپس میں دو سال سے بات چیت نہیں تھی۔

گزری رات اُن میں سے ایک نے احساسِ گناہ کے تحت سر نیچا کئے ہوئے خُدا سے مُلاقات کیلئے چرچ کے سامنے کی جانب سے جانے کیلئے اپنے راستے کا آغاز کیا۔ تھوڑا بہت وہ جانتا تھا کہ آڈیٹوریم (سماعت خانہ) کی دوسری جانب سے اُس کا بھائی اُسی احساسِ گناہ کے تحت چرچ کے سامنے کیطرف سے جانے کیلئے اپنا راستہ بنا رہا تھا۔ جب وہ وہاں پہنچے اُنہیں احساس ہوا کہ وہ وہاں اکھٹے تھے اَور ساری کلیسیا کے سامنے تھے جو کہ اُنکی ایک دوسرے کے ساتھ مخالفت کی

وجہ کو جانتی تھی وہ ایک دوسرے کے گلے لگے اَور روئے اَور تَوبہ کی اور اپنے رشتے کو بحال کیا۔

بَل صاحب نے مجھے بتایا کہ جب یہ واقعہ ہُوا اُسی دوران اچانک ایک نوعمر لڑکی آڈیٹوریم کی ایک جانب سے اُٹھ کھڑی ہوئی اَور اُس کی ماں دوسری جانب سے، ماں نے بیٹی کو پُکارا ''آہ، مجھے معاف کردو؛ میں وہ ماں نہیں بن پائی جیسا مجھے ہونا چاہئے تھا'' اَور لڑکی نے جواب دِیا ''آہ، میں وہ بیٹی نہیں بن پائی جیسے مجھے ہونا چاہئے تھا۔'' وہ آڈیٹوریم کی ایک جانب سے دوسری جانب دوڑیں اَور ایک دوسرے کے گلے لگ گئیں۔ خُدا نے اُس کلیسیاء کو چھُوا وہ عبادت کئی گھنٹوں تک جاری رہی۔

خُدا نے سسکاٹوَن کے پورے شہر کو چھُوا۔ پورے شہر پر خُدا کی رُوح پُر زور طور پر مسلسل ساڑھے سات ہفتوں تک چھائی رہی۔ کلیسیاؤں نے اچانک توبہ کرنا شروع کردی اَور خُدا کی طرف پھرے۔ کئی سالوں تک خُدا کی حضوری اَور قوت اُن لوگوں پر ٹھہری رہی جنہیں خُدا نے چھُوا تھا۔ اُس شہر میں میں نے اپنی خدمت کا آغاز چھوٹی سی کلیسیا سے کیا جو دس افراد پر مشتمل تھی۔ وہ لوگ کلیسیائی حالت کی وجہ سے اتنے بددل ہو چکے تھے کہ وہ کلیسیا ختم کرنا چاہتے تھے لیکن بعد میں جب خُدا کی حضُوری اَور قُوت نے اُن کی زِندگی کو چھُوا تو میرے وہاں ہُوتے ہُوئے اُنہوں نے 38 نئی کلیسیاؤں کا آغاز کیا۔ اُنکی کلیسیائی تاریخ میں اِس سے قبل اتنی بڑی تبدیلی نہیں آئی تھی سن 1920 کے آخر تک وہاں کوئی نئی کلیسیا نہ بنی تھی۔ اَب ہم نے نئی کلیسیاؤں کے خادمین کی حصولی کیلئے دُعا کرنا شروع کی۔ وہاں کی کلیسیائیں کبھی جامعہ میں کلام کی خدمت کے لئے نہیں گئیں تھیں لیکن جامعات میں جا کر 180 طلباء کی رُوح کو بچایا اَور بپتسمہ دِیا۔ وہاں کلیسیاؤں میں کبھی بھی کسی فرد نے خود کو کلام کی خدمت کے لئے خود کو پیش نہیں کیا تھا لیکن اَب 100 سے زائد افراد نے خود کو کلام کی خدمت کے لئے پیش کیا۔ ہم نے اپنی کلیسیاء میں الٰہیات کے کالج کا آغاز کیا تا کہ اُنہیں تربیت دیں جنہیں خُدا خدمت میں بلانا چاہتا تھا۔ ہمارے پاس اُس اسکول کے ذریعہ 480 سے زائد لوگ آئے اَور اِس دِن تک وہ کینیڈا کی قوم میں اَور دُنیا بھر کے لوگوں کی زندگیوں پر اثر کر رہے ہیں۔ خُدا کے وسیع طور پر چھُونے کے باعث میرے چار بیٹوں نے محسوس کیا کہ اُنہیں خدمت کیلئے بلایا گیا ہَے۔

غیر معمولی دُعا کے ذریعہ بیداری کا مقدم ہُونا

الٰہی انتظام میں رُوح کی بھر پوری ہُوتی ہے۔ گتسِمنی میں یسوعؔ مسیح جانتا تھا کہ وہ گھڑی آ پہنچی اَور وہ نہیں چاہتا تھا کہ اُس کے شاگرد اِس غیر معمولی لمحہ کو کھو دیں۔ جیسا کہ آپ بائبل کی تاریخ میں پڑھتے ہَیں ایسا لگتا ہَے کہ عظیم اَور قوی بیداری کیلئے خُدا کا لمحہ ہمیشہ غیر معمولی دُعا کے ذریعہ اقدام کے ہمراہ ہی آتا ہَے۔ خُدا اپنے لوگوں کو بلانے کے لئے ایسا کام کرتا ہے جن کی اُنہیں اُمید نہیں ہوتی۔ یسوعؔ جانتا تھا

کہ اُس کے شاگرد خُدا کے لوگوں کا ایسا جوہر ہونگے جنہیں خُدا باپ پوری رُومی سَلطنت کو چھُونے اَور تبدیل کرنے کیلئے استعمال کرنا چاہتا تھا۔

جب خُدا کے دِل پر بوجھ ہَے تو وہ یہ بوجھ اپنے ہی دِل پر رکھتا ہے۔ بِلاشُبہ گتسمنی کی گھڑی خُدا باپ کی طرف سے تھی۔ صدیوں سے خُدا باپ اِس لمحہ کی منصوبہ بندی کر رہا تھا۔ یہ وہ لمحہ تھا جس میں خُدا باپ نے خود مسیح میں ہوکر پوری دُنیا کا اپنے ساتھ میل ملاپ کیا۔ اِس میں بہت کچھ داؤ پر لگا ہوا تھا کہ خُدا باپ کا بیٹا کیسے باپ کے دِل کو پڑھے اَور وہ بیٹے کی دُعا کے وقت میں ظاہر کیا گیا تھا۔ اِس قسم کی دُعا غیر معمولی دُعا ہے۔ یسُوع اِن تین شاگردوں کو اعلان کر رہا تھا

"میری جان نہایت غمگین ہے۔ یہاں تک کہ مرنے کی نَوبت پہنچ گئی ہَے۔" (متی 26 : 38)

اُنہوں نے اُسے جانکنی (رُوحانی اذیت) کی حالت میں دیکھا اَور مُقدس لُوقا 22 : 44 میں بیان کرتا ہَے کہ اُس کے ماتھے سے جو پسینہ ٹپکتا تھا وہ گویا خون کی بڑی بڑی بوندیں تھیں۔ **"پِھر وہ سخت پریشانی میں مُبتلا ہُو کر اَور بھی دِلسوزی سے دُعا کرنے لگا اَور اُس کا پسینہ گویا خُون کی بڑی بڑی بُوندیں ہو کر زمین پر ٹپکتا تھا۔"** (لُوقا 22 : 44)

کیا آپ جانتے ہَیں کہ کیوں ہمارے مُلک میں بیداری نہیں ہَے؟ کیونکہ ہمارے پاس بیداری والی دُعائیں نہیں ہَے۔ ہم اِس بات سے مُطمئن ہَیں کہ گُناہ کو حُکمرانی کرنے دیں اَور پھر خُدا سے شکایت کرتے ہَیں کہ گناہ کتنا بھیانک ہَے۔ خُدا کہتا ہَے کہ اگر آپ دُعا میں ایک گھنٹہ قربان کرنے کے لئے تیار ہیں تو پھر آپ اپنی اِس حالت کو تبدیل کر سکتے ہَیں۔ لیکن یہ عام دُعا کرنا نہیں ہے۔ کیا آپ چاہیں گے کہ خُدا آپ کو دُعا کی ایک اَور سطح پر لے جائے؟ خُدا آپ کو اِس دُعا کے دوران اپنے بیٹے یسُوع کے ساتھ مُتحد کرے گا اَور آپ اُس گھڑی میں اُسی کا ہر لفظ سُنیں گے اَور اُس کا ہر اقدام دیکھیں گے اَور وہ آپکو کہے گا "کیا تُم میرے ساتھ ایک گھنٹہ بھی نہیں جاگ سکتے؟"

گہرائی میں موازنہ

زبور 78:9-11 اُن المناک صحائف میں سے ایک ہے جس میں ایسے گروہ کے بارے میں بیان کیا گیا ہے جو خُدا کے لوگوں کا حصّہ ہَیں۔ یہ خُدا کے انتخاب کا ایک اَور لمحہ ہَے۔ خُدا جانتا تھا کہ اُس کے لوگ دُشمن سے ناقابلِ اعتماد لڑائیوں کا سامنا کریں گے۔ لہٰذا اُس نے افرائیم کو بُلایا جو خُدا کے لوگوں کا ایک حصّہ تھا اَور اُنہیں جنگ کیلئے مسلّح کیا۔ لیکن اِس المناک واقع اَور اُسکی وجوہات پر غور کریں

"بنی اِفرائیم مُسلح ہو کر اَور کمانیں رکھتے ہُوئے لڑائی کے دِن پِھر گئے۔" لیکن یہاں پر تین وجوہات ہَیں کہ کیوں اُنہوں نے اپنے ساتھیوں کو چھوڑ دِیا اَور کیوں تنازع ترک کیا: **"اُنہوں نے خُدا کے عہد کو قائم نہ رکھا اَور اُسکی شریعت پر چلنے سے اِنکار کیا اَور اُسکے کاموں کو اَور اُس کے**

عجائب کو جو اُس نے اُنکو دِکھائے تھے بھول گئے۔"

خُدا نے اُنہیں اچھی طرح سے لیس کیا تھا اَور اُنہوں نے خُدا کے ساز و سامان کو قبول کرنے سے اِنکار کر دِیا۔ اَور اِس طرح اگرچہ وہ پورے طور پر جنگ کیلئے لیس، مُسلّح اَور کمانیں رکھے ہوئے تھے لیکن جب جنگ آئی تو اُنکے دِل تیار نہیں تھے۔ اُنکے دِلوں نے اُنکو واپس پھیر دِیا۔ جہاں اُنہیں ہُونا چاہئے تھا وہاں ایک خلاء کو چھوڑ دِیا اَور بھروسہ کرنے والے ساتھیوں پر اضافی کشیدگی ڈالی۔ خُدا کے دوسرے لوگوں کو کمی کو پورا کرنا پڑا۔

اُنہوں نے عہد کو برقرار نہیں رکھا اَور وہ بھول گئے کہ اُنکا چُناؤ خُدا کی طرف سے تھا۔ انکا بلاوا خُدا کی طرف سے تھا اَور اُنکا لیس کیا جانا خُدا کی طرف سے تھا کہ وہ خُدا کے وقت میں خُدا کے لوگ ہُوں۔ کیا خُدا نے جان لیا کہ جدوجہد کے لمحات اَور دُشمن کے ساتھ جنگ ہوگی؟ وہ جانتا تھا۔ کیا اُس نے معقول سہولت مہیا کی؟ ہاں اُس نے ایسا کیا۔ لیکن اُنہوں نے خُدا کے دیئے گئے حُکم کے مُطابق خود کو قابو میں نہ رکھا۔

اُنہوں نے خُدا کے مقرر کردہ راستے اَور قوانین پر چلنے سے اِنکار کر دیا۔ اگر وہ پڑھ لیتے کہ خُدا نے اُنکے لئے کیا مُہیا کیا تھا اَور اُس پر چلتے تو وہ جنگ کیلئے تیار ہو جاتے لیکن اُنہوں نے اپنے صحائف کو کبھی نہیں پڑھا اِس لئے وہ کُلّی طور پر خُدا کی مرضی سے ناواقف رہے۔

میں نے اکثر پادریوں کے اجلاس میں اُن سے پوچھا ''آپ میں سے کتنے لوگ اِرشادِ اعظم کو مانتے ہَیں؟'' (متّی 28: 19-20) اُن سب نے اپنے ہاتھ اُوپر اُٹھائے۔ پھر میں نے دوسرا سوال پوچھا ''اگر آپ اِرشادِ اعظم میں یقین رکھتے ہَیں تو پھر آپ میں سے کتنے ہَیں جنہوں نے باقاعدہ طور پر اُن تمام چیزوں کی فہرست بنائی ہے جنکا یسوعؔ نے حُکم دِیا ہَے اَور خُدا کے لوگوں کو منظّم طریقے سے سکھایا ہَے کہ کس طرح سے اُن تمام چیزوں کو عمل میں لائیں جن کا مسیح نے حکم دیا ہَے؟'' بیس سالوں سے پادریوں کے درمیان اِس سوال سے مُتعلق مجھے صرف ایک پادری ملا جس نے کبھی ایسا ہی کیا۔

میرا اگلا اظہارِ بیان ہَے ''قطعِ نظر'' اس کے کہ جو آپ کہتے ہَیں آپ کو اِرشادِ اعظم پر یقین نہیں ہے۔ آپ نے ارشادِ اعظم کو تبدیل کر دیا ہے کہ وہ یہ ہے کہ شاگرد بناؤ اَور اُنہیں بپتسمہ دو۔'' ارشادِ اعظم کیلئے سب سے بڑا واحد پہلو تیسرے بیان میں آتا ہَے: ''۔۔اُنکو یہ تعلیم دو کہ اُن سب باتوں پر عمل کریں جنکا مَیں نے تُم کو حُکم دِیا۔'' یہ وہی ہے جو آپ اعمال دوسرے باب میں دیکھتے ہَیں۔ نئے اِیماندار **"اَور یہ رسولوں سے تعلیم پانے اَور رفاقت رکھنے میں اَور روٹی توڑنے اَور دُعا کرنے میں مشغول رہے۔"** (اعمال 2:42) کیا آپ جانتے ہَیں کیوں ابتدائی کلیسیا نے نئے اِیمانداروں کے ساتھ رومی سلطنت کو یکسر تبدیل کر دیا۔ اُنہوں نے روزانہ رسولوں سے تعلیم پانے کو جاری رکھا کہ وہ اُنہیں طریقہ سکھائیں کہ کس طرح سب باتوں پر عمل کریں جنکا حُکم مسیح نے دیا۔

زیادہ تر خُدا کے لوگ شاید ہفتہ میں صرف ایک بار اتوار کی صُبح عبادت میں شرکت کرتے ہَیں اَور وہ محسوس کرتے ہَیں کہ کیسے تعلیم کے بغیر عملی طور پر یسُوعؔ کے مناسب شاگرد ہُو سکتے ہَیں۔ شاید چند لوگ دُعائیہ عبادت پر جاتے ہَیں لیکن جہاں تک میں جانتا ہُوں کہ بزرگ پادری اَور ڈیکن حضرات دعائیہ عبادتوں میں نہیں جاتے۔ اَور زیادہ تر لوگ گرجا گھر بھی نہیں جاتے جب کلیسیا کی حالت ایسی ہو تو پھر آپ کیسے لوگوں کے درمیان پیشوا ہو سکتے ہَیں جب خُدا کے لوگ خُدا کی حضوری میں شفاعت کیلئے اکٹھے ہُوں تو آپ دُعائیہ عبادت سے غیر حاضر ہُوں؟ ہمیں تَو بہ کرنے کی ضرورت ہَے! ہم غلط سمت میں جا رہے ہَیں۔

ہم اِیمان عزیزو! ہم رُوح اُلقدس سے بھرے ہوئے ہَیں، زندہ مسیح کی حضوری سے لیس ہَیں، اپنی زندگی میں خُدا کی معموری سے بھرے ہُوئے ہَیں، صحائف سے مُسلّح ہَیں اَور دُعا میں خُدا کے حضور آنے کا ایک موقع عطا کیا گیا ہَے جو کہ ایک اَور جنگی ہتھیار ہَے اَور اُس نے اپنے لوگوں کو ہمارے اِردگرد ہماری خاطر رکھا ہے۔ فی الواقع اگرچہ ہم مُسلّح ہَیں اَور کمانیں رکھے ہوئے ہَیں ہم اِس جنگ کے دِن میں واپسی کا رُخ کر رہے ہَیں۔ اِس جنگ میں اِس قسم کی شمولیت کیساتھ جیتنے کا کوئی امکان نہیں ہَے۔ ہم نے اپنے بھائیوں کو جنگ میں چھوڑ کر تنہا کر دیا ہے تا کہ وہ جنگ آپ ہی لڑیں۔

شمولیت کا طریقِ عمل

روحانی جنگ میں شمولیت کے بارے میں آپ کو کچھ عملی مثالیں دینا چاہتا ہوں۔ خُدا کئی طریقوں سے آپ کو روحانی جنگ کرنے کے لئے بُلاتا ہے جن میں سے ایک عبادت کرنا ہے۔ ہماری عبادت کے آغاز میں ہمارے پاس دُعا مانگنے کا کافی وقت ہوتا ہے جب ہمارا پادری دُعا مانگنے کی اجازت دیتے ہوئے یوں کہتا ہے کہ اگر آپ کے دِل میں کوئی دُعا کے لئے بوجھ ہے تو آپ سامنے آئیں۔ اِس پر کئی لوگ الطار پر جمع ہو جاتے ہَیں۔

ایک اتوار عبادت کے دوران ایک نوجوان لڑکا پادری صاحب کی الطار کے پاس دُعا کیلئے آنے کی دعوت کے دوران پریشان حال ہونے کے باعث زمین پر گر پڑا۔ اُس وقت خُدا نے مجھ سے کہا ''ہینری! تم اِس جنگ میں شامل کیوں نہیں ہو جاتے؟ ہمیں اِس جنگ سے لاتعلق نہیں رہنا چاہیئے اَور یوں نہیں کہنا چاہیئے کہ میرا اِس سے کوئی واسطہ نہیں ہے۔ اِسی لئے میں فوراً گھٹنوں کے بل اُسکے ساتھ دُعا میں ہو گیا۔ ابھی میرے منہ سے دُعا میں صرف تین الفاظ ہی نکلے تھے تو اُس نوجوان لڑکے نے میرے کندھے پر ہاتھ رکھ کر کہا ''ڈاکٹر بلیک ایپے یہ آپ ہَیں!'' میں نے اُسے اپنا بوجھ بتانے کو کہا۔ ''اُس نے بتایا کہ وہ اِس ہفتے یونیورسٹی کی تعلیم سے فارغ ہو رہا ہے اَور خُدا اُسے اپنی خدمت کیلئے بُلا رہا ہے۔ مجھے سمجھ نہیں آ رہی

کہ میں کیا کروں؟ میری خُدا سے التجا ہے کہ وہ کسی شخص کو بھیجے جو میری اس سلسلہ میں رہنمائی کرے۔ میرا خیال ہے کہ خُدا نے آپکو اس کام کے لئے میرے پاس بھیجا ہے!''

یہ روحانی جنگ تھی۔ داؤ پر کیا لگا ہوا تھا؟ بہتیروں کا روحانی مقصد۔ کیا خُدا چاہتا تھا کہ میں اُس کے ساتھ اِس جنگ میں شریک ہوجاؤں؟ کیا میں پچھلی نشست پر بیٹھا ہو یہ سوچتا کہ میں کیوں اِس شخص کی زندگی کے معاملات میں دخل دوں؟ میں اُسے نہیں جانتا تھا لیکن میں اَور وہ ایک ہی مسیحی خاندان کا حصہ ہَیں۔

ایک دوسرے اتوار گرجا گھر میں نشستوں کے درمیانی راستے کے پار ایک جواں عورت کو دیکھا جو آنسوؤں کے ساتھ رو رہی تھی۔ خُدا نے میرے دل میں ڈالا کہ میں اُس کے پاس جا کر اُسکی کچھ مدد کرسکوں میں نے اُس کے پاس جا کر اُس کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر اُس کا حال دریافت کرتے ہوئے اُس سے کہا کہ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ آپ کے دِل میں کوئی بڑا بوجھ ہے۔ اُس نے مجھے جواباً بتایا کہ آج میرے شوہر کی پہلی برسی ہے اَور میں اِس غم پر قابو نہیں پا رہی۔ میں نے اُسے کہا کہ آپ محسوس کرتی ہَیں کہ آپ غم ودکھ کی غلامی میں ہَیں؟ اُس نے اثبات میں جواب دیتے ہوئے کہا کہ میں پورا سال دُکھ اَور غم کی غلامی میں رہی ہوں اَور مجھے معلوم نہیں کہ میں کس طرح غالب آؤں۔

میں وہاں خُدا کی طرف سے کُلّی طور پر مُسلّح تھا۔ میں نے کہا'' کیا آپ چاہتی ہَیں کہ میں دُعا کروں؟'' (اگر آپ یہ محسوس کرتے ہَیں کہ آپ کو معلوم نہیں کہ کیسے دُعا کرنی ہَے تو پھر رومیوں کا خط پڑھئے، رومیوں 8 : 26) **''اِسی طرح رُوح بھی ہماری کمزوری میں مدد کرتا ہَے کیونکہ جس طور سے ہم کو دُعا کرنا چاہئے ہم نہیں جانتے مگر رُوح خود ایسی آہیں بھر بھر کر ہماری شفاعت کرتا ہَے جنکا بیان نہیں ہو سکتا۔''** اپنے دِل میں خاموشی سے میں نے کہا،'' اَے خُدا میں نہیں جانتا کہ کیسے دُعا کرنا ہَے۔ کیا تُو میری مدد کرے گا؟ لہٰذا میں نے دُعا مانگنا شروع کردی۔ رُوح اُلقدس کی مدد سے دُعا کرنے کا طریقہ یہی ہَے دُعا کرنا شروع کریں۔ رُوح اُلقدس تمہیں بتائے گا کہ کیا دُعا کرنی ہَے۔ اُس کے دِل اَور زِندگی میں دُعا کا اثر ہُوا۔ جب میں دُعا سے فارغ ہُوا تو اُس نے اپنی آنسو بھری آنکھوں سے مجھے دیکھا اَور کہا '' میں آزاد ہُوں! میں آزاد ہُوں!'' خُدا نے اُسے آزاد کر دِیا۔

میں جانتا ہوں کہ بڑے دِن (کرسمس) کے تہوار میں بیواؤں پر بہت مُشکل وقت ہُوتا ہَے۔ لہٰذا جب کرسمس آیا تو میں نے اُس کے کہا'' آپ کیسی ہَیں؟'' اُس نے مجھے دیکھا اَور کہا '' میں آزاد ہوں۔ یہ ایک شاندار کرسمس رہا ہے۔ مجھے میرا شوہر یاد ہے لیکن میں دُکھ اَور غم کی غلامی میں نہیں ہوں۔ میں آزاد ہوں!''

مزید مثالیں

امریکہ کی ایک ریاست بنام ٹیکساس کی ایک کلیسیا نے مجھے مدعو کیا تا کہ میں اُنہیں خُدا کے کاموں اَور اُسکی حضوری کو پہچاننا سیکھاؤں۔ لہٰذا ایک اتوار کی صبح میں پیغام دے رہا تھا اَور میں یہ دیکھنے کیلئے ہمیشہ دعوت دیتا ہَوں کہ خُدا کیا کر سکتا ہَے تا کہ میں خُدا کے ساتھ اُس میں شامل ہو جاؤں ۔ میں نے ایک چھوٹی سی دس سالہ لڑکی کو پیچھے کی جانب سے آگے آتے اَور دُعا کیلئے گُھٹنے ٹیکتے دیکھا۔ لیکن کوئی بھی شخص اُس کے ساتھ دُعا مانگنے کے لئے نہیں آیا۔ میں اَس بات پر بہت پریشان ہُوا اَور میں چبوترا چھوڑ کر اُس چھوٹی سی لڑکی کے پاس آ کر گھٹنے ٹیک لئے۔ اَور یہ واضح تھا کہ وہ اپنے کھوئے ہوئے دوست کیلئے دُعا کر رہی تھی۔ میں نے اُس کی طرف اشارہ کیا اَور کہا ''تمہیں جاننے کی ضرورت ہَے کہ یہ صبح خُدا کی حضوری میں شاندار وقت ہَے ۔ اُس نے تمہاری التجا کو سُنا ہَے اَور تم اِس بات پر تکیہ کر سکتی ہو کہ تمہاری دوست کو بچایا جا رہا ہے۔'' میں یہ کہہ سکتا ہوں کیونکہ بائبل مُقدس ایسا کہتی ہَے ۔ اتوار کی رات میں نے دوبارہ پیغام دِیا اَور دعوت دی۔ وہی چھوٹی لڑکی چرچ کی نشستوں کے درمیان نیچے آئی لیکن اُس کے ساتھ ایک اَور بھی چھوٹی لڑکی تھی۔ میں اُس لڑکی کو جانتا تھا۔

کیا آپ خُدا کے ساتھ گرجا گھر کے الطار پر ہونے والی جنگ میں شامل ہو سکتے ہَیں؟ کیا یہ سب سے زیادہ خطرناک لمحہ نہیں ہوگا کہ اگر خُدا آپ کو اپنے بچے کے طور پر رُوحانی جنگ میں شامل ہو کر لوگوں کو گناہ کی غلامی سے رہائی دِلانے کے لئے ہتھیاروں سے لیس کرتا ہے۔ میں آپ میں سے کچھ مُقدم بالغوں سے براہ راست بات کرنا چاہتا ہوں۔ اگر آپ ایک جوڑے کو اَلطار کی طرف مُتفقہ طور پر جاتے دیکھیں تو کیا آپ اُن میں شامل نہیں ہونگے؟ ہو سکتا ہے وہاں روحانی جنگ چل رہی ہو۔ یہ نا کہیں، '' بزرگوں (ڈیکن یا پادری صاحب) کو جانا چاہیئے۔'' آپ کو جانا چاہیئے۔ جہاں کہیں بھی خُدا اپنی رُوحانی جنگ میں اپنے ساتھ شامل ہُونے کا موقع فراہم کرے آپ اُس میں ضرور شامل ہُوں کیونکہ اُس نے آپ کو فتح مندی کے لئے اپنے ہتھیاروں سے لیس کیا ہے۔ میں نے محسوس کیا ہے کہ جب بھی میں کسی کے ساتھ دُعا کرتا ہوں کبھی کبھار روحانی جنگ غیظ و غضب کی لگتی ہَے لیکن وہاں فتح یابی حاصل ہُوتی ہے۔ دُشمن شیطان کو بھگا دِیا جاتا ہے اَور یہ کامیابی زندگیوں میں حاصل ہوگی۔ آپ ایسی روحانی جنگ میں ضرور شامل ہوں۔

ہو سکتا ہے کہ روحانی جنگ میں مدد کی ضرورت آپکے اپنے بچوں کو بھی ہو۔ جب میرے بچے جامعہ میں زیرِ تعلیم تھے تو ایک اتوار کے روز میں نے وہاں عبادت کروائی جس کے دوران میں نے لوگوں کو دُعا کے لئے آگے آنے کی دعوت دی تو میرا بیٹا جو عمر کے لحاظ سے بیٹوں میں دوسرے نمبر پر ہے سسکیوں کے ساتھ روتا ہوا سامنے آیا۔ اگرچہ اُس میں کافی

ضبط پایا جاتا ہے لیکن وہ اُس وقت سسکیاں لے رہا تھا۔ میں یہ دیکھ کر اُس کے پاس گیا تو اُس نے مجھے بتایا کہ اُس کے علاوہ اَور بھی تین چار لڑکے ہَیں جو اُس کی طرح بوجھ تلے دبے ہوئے یہاں آئے ہیں۔ آپ اُن پر توجہ مرکوز کریں۔ میں نے اُسے کہا کہ آج میں ایسا نہیں کر سکتا۔ آج میں صرف تمہارے ساتھ وقت گذاروں گا۔ میں نے اُسے کہا مجھے نہیں معلوم تمہارے دل پر کیا بوجھ ہے لیکن پھر بھی میں تمہاری مدد کر سکتا ہُوں ۔ پھر میں اُسے اپنے ساتھ اپنے دفتر لے گیا جہاں ہم دونوں نے دُعا مانگی۔ اُس نے دُعا میں خُدا کے سامنے اپنا دِل اُنڈیل دِیا اَور خُدا نے اُسے بوجھ سے رہائی دی۔ وہ ایسا وقت تھا جب وہ اپنے لئے خُدا کے بُلاوے کے ساتھ جدوجہد کر رہا تھا۔

میں بہت خوش ہُوں کہ میں نے اُس وقت یہ نہیں کیا کہ یہ میری جنگ نہیں ہے اَور میں نے اُسے کسی اَور کے سپرد کر دِیا۔ میں خوش ہُوں کہ خُدا نے مجھے کہا ''ہینری تم اِس جنگ سے لاتعلق نہ ہو۔ تم نے اپنے بیٹے کے لئے دُعا کی۔ تم نے اُس کا خیال رکھا اَور اَب وہ اپنی باقی ماندہ زندگی میں روحانی جنگ میں رہے گا۔ تم جنگ میں اُس کے ساتھ شامل ہو جاؤ تا کہ فتح مندی حاصل کرنے میں اُسکی مدد کر سکو۔ میرے دفتر میں دُعا کرنے کے بعد اُس نے خُدا کی طرف سے اپنا بلاوا قبول کیا۔ اَور دو سالہ بائبل کورس کرنے کے لئے ناروے ملک کی سیمنری میں چلا گیا۔ اُس کے بعد ناروے میں ہی وہ بطور پاسٹر خدمت کرنے لگا۔

میں موجود تھا جب میرے بچوں نے خُدا کے بلاوے کو محسوس کیا اَور میں شکر گزار ہوں کہ خُداوند نے مجھے مُسلّح کیا تا کہ جب میں ایک جنگ دیکھوں تو اُس میں شامل ہو سکوں اَور فتح مندی کو حاصل کروں۔

کیا آپ یشوع کے ساتھ دُعا مانگنے کے لئے جائیں گے

آپ کو اپنی زِندگی میں خُدا کی طرف فیصلہ کن اقدام کرنے کی ضرورت ہو سکتی ہَے ۔ آپ کو خُداوند کی دعوت پر اُسکے ساتھ گتسمنی کے مقام پر جانے کی ضرورت ہو سکتی ہَے ۔ شاید آپ اُسے یہ کہتے ہوئے سُنیں'' کیا آپ اُن میں سے ایک ہونگے جو میرے ساتھ جائے گا اَور جاگے گا؟ اگر میں آج کے دور میں آپکی قوم کا بوجھ اُٹھا کر جاگوں اَور دُعا کروں تو کیا آپ بھی میرے ساتھ مل کر ایسا کریں گے؟ وہ اب بھی اُن لوگوں کی تلاش میں ہے جو اُس کے ساتھ جائیں گے۔ کیا آپ اُن میں سے ایک ہو سکتے ہَیں اَور کیا آپ اُس کے سامنے گھٹنوں کے بل فیصلہ کن لمحہ میں اُس سے کہہ سکتے ہَیں'' خُداوند! میں آپ کے ساتھ جاؤں گا۔ میں اپنی جنگ کی اِس گھڑی میں لاتعلق نہیں ہوں گا۔ میں تیری فتوحات کو دیکھوں گا لیکن میں تیرے ساتھ رہنا چاہتا ہوں۔ میں اپنی دُعائیہ زِندگی میں وہاں نہیں رہنا چاہتا جہاں میں ہوں۔ میں خُداوند کے ساتھ دُعا میں گہری سطح چاہتا ہوں۔ جہاں میں تھا وہاں سے ہٹ کر وہاں ہونا چاہتا ہوں جہاں تو چاہتا ہے کہ میں ہوں۔

تَو بہ کے معنی ہَیں کہ آپ غلط سمت میں جا رہے ہَیں اَور ضروری ہَے کہ آپ غلط سمت سے مُڑ یں اَور خُدا کی طرف رُخ کریں۔ ہم میں بہت سے یہ محسوس کرتے ہَیں کہ ہم درست سمت میں جارہے ہیں کیونکہ ہم عبادت میں ہَیں۔ بائبل مُقدس میں خُدا کے لوگ زیادہ تر دورانِ عبادت یہاں تک کہ وہ بندگی کرتے ہُوئے بھی غلط سمت میں جارہے تھے۔لیکن اُنہوں نے اپنی ضرورت کو کبھی تسلیم نہیں کیا اَور اِسی لئے وہ نیست و نابود ہُوئے۔اِسرائیل، یہوداہ، یروشلیم، ہیکل تباہ و برباد ہُو گئے دیواریں ڈھادی گئیں اَور خُدا کے لوگ ستر سالہ غلامی میں ڈالے گئے کیونکہ اُنہوں نے گُناہ کیا اَور کبھی یہ تسلیم نہیں کیا کہ اُنہیں تَو بہ کرنیکی ضرورت ہَے۔اُنہوں نے گُناہ کیا اَور اپنی تَو بہ کی ضرورت کو نہ پہچانا۔ اِسی لئے پہلا لفظ جو خُدا کے بیٹے کے منہ سے اُسکے لوگوں کیلئے نکلا وہ ''تَو بہ!'' تھا-- مُکمل حضوری اَور قُوت اَور خُدا کی بادشاہی منتظر تھیں کہ تَو بہ کی جائے۔کیا میں یہ کہہ سکتا ہُوں کہ مُجھے اَور آپ کو بھی وہی پیغام دِیا گیا ہَے؟اگر آپ خُدا کی کامل حضوری اَور قوت و قُدرت اَور فعّالیت کے کامل اندازہ کا تجربہ نہیں کر رہے تو یہ اِس لئے نہیں کیونکہ وہ اِس میں حاضر نہیں بلکہ اِسکی وجہ یہ ہَے کہ ہم وہ عہدو پیمان نہیں کر رہے کہ اُس کا (یسُوع مسیح) تجربہ تَو بہ کے ذریعہ سے کریں۔

توبہ کریں اور گناہ سے پھریں

We Must Turn From Our Sin In Repentance

تمام زمانوں میں سب سے مشہور مضمون گناہ ہے۔ نہ صرف اس پر اکثر بات کی جاتی ہے بلکہ دُنیا کے بہت سے لوگ اِس پر بے تحاشہ عمل بھی کرتے ہیں بہت سے لوگ تو اس کے نتائج کی پرواہ کیے بغیر گناہ کیے چلے جاتے ہیں اور یہ سوچتے بھی نہیں کہ خدا کسی بھی وقت اپنے قوانین کی خلاف ورزی کرنے پر انہیں سخت قسم کی سزا بھی دے سکتا ہے۔ ایسے کروڑوں لوگ اپنے ضمیر کی پرواہ بھی نہیں کرتے اور خوشی سے باافراط گناہ کرتے چلے جاتے ہیں۔ وہ شاید گناہ کی لذت حاصل کرنے کے لئے گناہ نہیں کرتے بلکہ اپنی زندگی کو اپنی ملکیت جان کر اس کے ساتھ جو چاہے سلوک کرتے ہیں۔

اور کچھ لوگ اپنی مذہبی تعلیمات، اخلاقی تربیت اور معاشرتی اخلاقیات کو مدِنظر رکھتے ہوئے گناہ کی لذت سے پورے طور پر لطف اندوز نہیں ہو پاتے مگر چھپ چھپا کر گناہ کرتے ضرور ہیں۔ وہ شاید اس وقت شرمندہ بھی ہوتے ہیں جب گناہ کرتے پکڑے جائیں۔ اِس لئے وہ اپنی مقرر کردہ چار دیواری یا اخلاقی معیار کو مدِ نظر رکھتے ہوئے گناہ سے باز رہنے کی کوشش کرتے ہیں۔اس لئے وہ اپنے ساتھی گناہگاروں میں بڑی عزت کی نگاہ سے دیکھے جاتے ہیں کیونکہ ان کو شاید گُناہ سے بری سمجھا جاتا

ہے حالانکہ وہ توبہ کے متعلق بائبلی تعلیم سے بالکل واقف نہیں ہوتے۔

گناہ اور توبہ کے متعلق بائبل کی تعلیم

تمام تاریخِ اِنسانی میں اخلاقی معیار یکساں نہیں رہے وہ بہت سے نشیب وفراز کا شکار رہے ہیں۔ امریکہ کا قدیم کالونی نظام آج کے معاشرے سے بالکل مختلف تھا۔ آج سرعام گناہ کی صورتحال پچاس سال پہلے امریکہ کے اخلاقی معیار کے بالکل برعکس ہے۔ گناہ کے اس اتار چڑھاؤ کی بنیادی وجہ معاشرے میں بائبل مقدس کی اہمیت کے درجے پر مبنی ہے۔ جو لوگ بائبل مقدس سے واقف ہیں وہ جانتے ہیں کہ یہ گناہ کے متعلق بہت کچھ بیان کرتی ہے، اور ہمیں یہ معلوم ہونا چاہیے کہ بائبل مقدس دنیا کی وہ واحد کتاب ہے جو گناہ کے متعلق سب سے زیادہ بیان کرتی ہے۔ لیکن بائبل مقدس گناہ کے خلاف بیان دیتی ہے اِس لئے گناہ سے پیار کرنے والی دنیا کو یہ کتاب پسند نہیں۔ یہ صِرف ان لوگوں میں مقبول ہے جو اپنے گُناہوں پر پچھتاتے اور اُن سے چھٹکارا پانا چاہتے ہیں اور ایسے لوگوں میں بھی جو خُدا کے ساتھ نئے سرے سے زندگی بسر کرنا چاہتے ہیں۔

بائبل کی تعلیم توبہ کے لئے یہ بیان دیتی ہے کہ گناہ خدا کے برخلاف عمل اور مقابلہ ہے، ہم میں سے کسی کو یہ اختیار نہیں کہ اس کی بے عزتی کریں۔ اس لئے ہمیں توبہ کر کے گناہ سے پھرنے کی ضرورت ہے۔ لیکن یہ بہت حیران کن بات ہے کہ رُوحانی اور اخلاقی بے راہ روی اور تنزلی کے اس شدید دور میں لوگ گناہ کے متعلق منفی بات اور توبہ کی ضرورت پر بات کرنا بھی گوارا نہیں کر رہے۔ اس سے بھی زیادہ خطرے کی بات یہ ہے کہ خُداوند یسوع مسیح نے جس کلیسیاء کو قائم کیا ہے وہ بھی عام دُنیا کی مانند توبہ کی اہمیت اور ضرورت پر بالکل فکرمند نظر نہیں آتی بلکہ اِس سے بھی مزید افسوس ناک بات یہ ہے کہ توبہ کا لفظ ہماری کلیسیائی لغت میں تو بہت زیادہ موجود اور استعمال ہوتا ہے مگر اس پر عمل کو اتنا ہی نظر انداز بھی کیا جاتا ہے۔

توبہ کو نظر انداز کیوں کیا جاتا ہے

توبہ کے متعلق تعلیم کو کلیسیاء میں نظر انداز کرنے کی بہت سی وجوہات ہیں ا۔ کلیسیاء میں بائبل مقدس کی تعلیمات کو اہمیت نہیں دی جاتی۔ آج کل یہ عام سننے کو ملتا ہے مذہبی رہنما کہہ رہے ہوتے ہیں کہ آپ کو بائبل کی تعلیمات کی منادی کرنے کی ضرورت نہیں! کیونکہ اس سے تفریق پیدا ہوتی ہے! آج دنیا میں مسیحیت کی ترقی میں سب سے بڑی رکاوٹ مسیحیوں میں اتحاد کی کمی ہے، اور یہ کمی بائبل کی تعلیمات کی منادی کی وجہ سے ہو رہی ہے۔ کیا یہ بات سچ ہے؟ یہ بات تو یقینی ہے کہ بائبل کی تعلیمات تفریق پیدا ضرور کرتی ہیں۔ کیونکہ بائبل کی عظیم تعلیم کی منادی سے بھیڑیں، بکریوں سے جدا ہوتی جاتی ہیں۔ اس لئے ان

بنیادی تعلیمات کو بڑی توجہ اور خدا کی حکمت سے بیان کرنے کی ضرورت ہے کیونکہ بھیڑیں اور بکریاں ایک ہی کلیسیاء میں ہوں تو وہاں کے پاسبان کے لئے بھیانک خواب سے کم نہیں۔ دُنیا بھی اِسی وجہ سے مسیح کو قبول نہیں کر پارہی کیونکہ انہیں مسیحیوں میں مخلوط اِیماندار نظر آتے ہیں یعنی ایمانداروں اور ایمان نہ لانے والوں کا گروہ نظر آتا ہے جو اپنے آپ کو مسیحی کہتے ہیں اس لئے وہ اس گروہ پر کیوں کر یقین کریں۔ کیونکہ انہیں سمجھ نہیں آتی کہ مسیح کی بھیڑیں اور دنیا کی بکریاں جو ایک ہی عبادت گاہ میں ساتھ ساتھ بیٹھ کر ایک جیسا مذہبی بیان دیتی ہیں ان میں مسیحیوں کو کیسے پہچانیں۔ اس لئے افسوسناک حقیقت یہ ہے کہ مسیحیت آج کی دنیا میں کلیسیاء کی کمزوری اور پاکیزگی نہ ہونے کی وجہ سے نہیں پھیلی۔ یہی وجہ ہے کہ شاید خداوند نے بھی کلیسیاء کو اس کے حال پر چھوڑ دیا ہے۔ لیکن خدا کے دل کی پکار یہی ہے کہ ''تُم میری طرف رجُوع ہو تو میں تُمہاری طرف رجوع ہوں گا۔'' (ملاکی 7:3)۔

2۔ کلیسیاء کا وہ بقیہ جو آج بھی بائبل کی تعلیمات پر ایمان رکھتا ہے اس نے توبہ کی تعلیم کو بھلا رکھا ہے:

بہت سے لوگ جو توبہ کی تعلیم کو اہمیت دیتے ہیں وہ اِس تعلیم کو اُس کا صحیح مقام نہیں دے سکے۔ اِس لئے اُن کے وسیلے جو لوگ تبدیل ہوئے ہیں وہ بھی توبہ کی صحیح تعلیم سے واقف نہیں اور نتیجہ یہ نکلا کہ گرِجا گھر ایسے ارکان سے بھرے پڑے ہیں جو غیر تائب ہیں اور تبدیل نہیں ہوئے مگر اپنے آپ کو ''مسیحی'' سمجھتے ہیں۔ اس کی وجہ سے الجھن کا شکار ہے۔

3۔ توبہ کی لازمی تعلیم پر عمل کرنے میں کلیسیاء کی ناکامی:

کچھ لوگ توبہ کو ایک ثانوی عمل قرار دیتے ہیں اور کہتے ہیں کہ کوئی بھی توبہ کر سکتا ہے مگر توبہ ہر کسی کے لئے لازمی نہیں ہے۔ اس لئے لاکھوں کی تعداد میں افراد ایسے موجود ہیں جو مسیح کی طرف بغیر توبہ کیے رجوع ہونے کی کوشش میں لگے رہتے ہیں۔ اس لئے کلیسیاء کو دنیا سے الگ پہچاننا ناممکن تو نہیں مگر مشکل ضرور ہو چکا ہے۔

4۔ کچھ لوگوں نے پرانی غلطیوں کو مہلک تعلیم بنا کر سکھانا شروع کر دیا ہے:

یہ افسوس نام اور غلط نظریہ اس وجہ سے پروان چڑھا ہے کہ نجات کے لئے توبہ کی ضرورت نہیں۔ وہ توبہ کو صرف ایک ''عمل'' قرار دیتے ہیں اور دعویٰ کرتے ہیں کہ ''ہم اعمال کے سبب سے نجات نہیں پاتے بلکہ ہم صِرف اِیمان سے نجات پاتے ہیں۔'' اس بیان میں کوئی غلطی نظر نہیں آتی مگر غلطی کہیں موجود ہے۔ اور وہ غلطی یہ ہے کہ بغیر توبہ کیے ایمان رکھنے سے کیسے نجات ملے گی۔ یعنی یہ تصور کر لینا کہ ایک گناہ گار شخص اپنی ناراستی سے باز آئے بغیر راست اور صادق خدا کی طرف پھر سکتا اور مقبول ہو سکتا ہے، ایسا سوچنا شاید علم الٰہیات میں سب سے بڑی غلطی ہے۔ اِس لئے ایسے اُستادوں سے بچ کے رہیں کیونکہ پہلے ہی کلیسیاء کا بڑا حصہ اس غلطی کا مرتکب ہے اور بہت بڑے نقصان کا سامنا کر رہا ہے۔

5۔ مثبت رجحان پر توجہ کر کے توبہ سے اجتناب:

مسیحیت رجحان پر توجہ کر کے توبہ سے اجتناب:

مسیحیت کے بارے میں ایک بات مشہور ہوگئی ہے کہ اسے صرف مثبت انداز میں پیش کیا جانا چاہیے۔ اور کچھ تو اِس حد تک بڑھ گئے ہیں کہ ''اگر آپ کچھ مثبت کہہ نہیں سکتے تو پھر آپ کو کچھ کہنے کی ضرورت ہی نہیں۔'' اِس حال میں اِیمان کو تو مثبت قرار دیا جاتا ہے مگر توبہ، آپ سمجھ سکتے ہیں کہ منفی کے خانے میں آتی ہے۔ مگر سوچیئے کہ آپ اپنی گاڑی ورکشاپ پر لے کر جائیں اور مکینک اس میں آپ کو کوئی خرابی نہ بتائے بلکہ ہمیشہ اس کی اچھائیاں ہی کرتا رہے تو آپ کیسا محسوس کریں گے؟ یا پھر آپ ڈاکٹر کے پاس جائیں تو وہ آپ کو ہمیشہ صحت مند قرار دے اور آپ میں کسی قسم کی کمزوری بیان نہ کرے؟ کلیسیاء کو توبہ کے متعلق نہ بتانا بھی یقیناً ایسا ہی ہے۔

6۔ کلیسیاء کی ترقی کی کوشش میں توبہ کی تعلیم ایک طرف کر دی گئی ہے! بہت سی کلیسیاؤں کے راہنما منسٹری کی کامیابی اور ترقی کے لئے شدید محنت کرتے اور اس سے بے حد مُحبت بھی رکھتے ہیں۔ انہوں نے مذہبی سچائیوں اور مشہور نفسیاتی مسائل کو یکجا کر دیا ہے اور لوگ اُن کی متاثر کن تقریروں سے بہت لطف اندوز ہوتے ہیں اور مزید کامیاب ہونے کے طریقے اور گُر سیکھنے کے لئے اُن کے پاس دوڑے دوڑے جاتے ہیں۔ وہاں انہیں خُدا کی مُحبت، اِیمان کی اہمیت، مثبت رجحان کو ملا کر اس انداز میں پیش کیا جاتا ہے کہ اُنہیں گُناہ کے خلاف بولنے اور توبہ پر زور دینے، جہنم اور عدالت کے بارے میں پیغام سنانے کی ضرورت نہیں رہتی کیونکہ ان کے پیغامات بلکہ تقریریں لوگوں کو خُوب لُبھاتی ہیں اور کلیسیائی ممبران کی تعداد بھی آئے دن بڑھتی جارہی ہے۔ نتیجتاً ان کلیسیاؤں میں رُوح القُدس کی خدمت نظر نہیں آتی، کیونکہ اُن میں توبہ کی منادی نہیں کی جاتی کہ رُوح القُدس دنیا کو گناہ، راستبازی اور عدالت کے بارے میں مجرم ٹھہرائے گا (یوحنا 16:8-11)۔ جہاں کوئی قائلیت نہیں وہاں توبہ بھی نہیں ہوگی اور پھر دَرُست تبدیلی بھی نہیں ہوگی۔ اور ایسی کلیسیاؤں پر عالم ارواح کے دروازے آسانی سے غالب آسکتے ہیں۔

۷۔ کلیسیائی راہنماؤں میں افسوسناک حد تک اخلاقی سرگرمی کی کمی:

جہاں توبہ کی منادی درست طور پر بھی کی جاتی ہے وہاں بھی منادی میں وہ سرگرمی اور ضرورت پر شاید زور نہیں دیا جاتا کہ لوگ توبہ کی ضرورت کو محسوس نہیں کر پاتے اور پھر ردِ عمل بھی ظاہر نہیں کرتے۔

کیا خدا ہمارے خلاف ہے

خُدا کیسا محسوس کرتا ہے جب ہم اُس کی تعلیمات کے خلاف چلتے ہیں؟ کیا وہ مُسکرا کر نظر انداز کر دیتا ہے کہ یہ لوگ نئے زمانے کے لوگ ہیں ان کے لئے قدیم سچائیوں پر عمل کرنا کافی مشکل ہے؟ یا کیا وہ ایسے لوگوں کے خلاف

عدالت میں قہر وغضب نازل کرے گا؟ بائبل مُقدس واضح ثبوت فراہم کرتی ہے کہ خُدا ہمیشہ اُن لوگوں کے خلاف رہا جو اُس کی بتائی قدیم سچائیوں کے برخلاف چلتے ہیں۔ اِس لئے خُدا اپنی بگڑی ہوئی کلیسیاء کے حالات پر اظہار افسوس نہیں کرتا بلکہ وہ اُس کے خلاف ہے اور وہ اُن کو ہرگز برکت نہیں دے گا جو اُس کی مرضی، اُس کے طریقے اور کلام کے خلاف چلتے ہیں۔ یسعیاہ نے اسرائیل کی بے راہ روی کے خلاف بہت بلند بانگ بیان دیا اور کہا، ''لیکن وہ باغی ہُوئے اور اُنہوں نے اُس کی رُوحِ قُدس کو غمگین کیا۔ اِس لئے وہ اُن کا دشمن ہوگیا اور ان سے لڑا'' (یسعیاہ10:23) اور ہم اکثر یہ سُنتے ہیں کلیسیائی راہنما کہتے ہیں کہ ''اگر خُدا ہماری طرف ہے تو کون ہمارا مخالف ہے؟'' لیکن کیا کبھی یہ بھی آپ نے سُنا ہے کہ ''اگر خُدا ہمارے مخالف ہوگیا تو پھر اِس سے کوئی فرق نہیں پڑتا کہ کون ہماری طرف ہے؟'' یہ کوئی بے کار سوال نہیں بلکہ ایک انتہائی کڑوا سچ ہے کہ ہم نے خُدا سے بغاوت کی ہے اور وہ ہمارے خلاف ہوکر ہم سے لڑ رہا ہے۔ اور یرمیاہ کے ذریعے خُدا نے ایک لمبے پیغام کے ذریعے وعدہ کیا کہ اگر اسرائیل نے بغاوت نہ چھوڑی اور خُدا کی قدیم راہوں کو نہ اپنایا تو وہ اپنے لوگوں پر تباہی نازل کرے گا۔ (یرمیاہ5:20 تا6:21)۔

اس سے بڑی تباہی اور کیا ہوسکتی ہے کہ خُدا ہمارا مخالف ہوجائے؟

آگاہی کے دو بیان

توبہ کی تعلیم کے بارے بات کرتے ہوئے ہم خُداوند یسوع مسیح کے دو بیانات کو توجہ کا مرکز بنائیں۔ برائے مہربانی ان پر توجہ دیجیے:

پہلا بیان: ''خبردار رہو کہ کیا سنتے ہو'' (مرقس24:4)

دوسرا بیان: ''خبردار رہو کہ تم کیسے سُنتے ہو'' (لوقا18:8)

ان دونوں حوالہ جات میں واضح کر دیا گیا ہے کہ ایک شخص کے پاس جو کچھ ہے جو اسے دیا جائے گا اس سب کا انحصار اس کے سُننے کے پیمانے پر ہے۔ یعنی وہ سُننے کو کتنی اہمیت دیتا ہے۔

یہ دونوں بیانات ہمیں آگاہ کر رہے ہیں کہ ہماری روحانی ترقی وتنزلی کا انحصار مکمل طور پر ہمارے سُن کر قبول کرنے پر ہے۔ کچھ لوگ سُننے میں لاپرواہی برت کر برسوں رُوحانی ویرانی کا شکار رہ سکتے ہیں۔ یعنی وہ سمجھ نہیں پاتے کہ اُنہوں نے کیا سُنا ہے۔ اور کچھ لوگ اچھی بائبلی خدمت میں بھی نجانے کیسے سُنتے ہیں کہ ان کی رُوحانی ترقی بہت کم ہوتی ہے اور وہ آہستہ آہستہ وہ مقام بھی کھو بیٹھتے ہیں جو انہوں نے پہلے حاصل کیا تھا۔

اس لئے یہ آگاہیاں ہمارے سُننے اور پڑھنے پر بھی لاگو ہوتی ہیں۔ یعنی بہت سے ایسے سننے والے ہیں جو سست ہیں حتیٰ کہ نہیں سمجھ پاتے کہ کیا سنایا کیسے سنا اور کچھ ایسے پڑھنے والے بھی ہیں جو سمجھ نہیں پاتے کہ پڑھایا نہیں پڑھا۔ مگر کچھ لوگ اہم چیزیں پڑھ کر بھی زندگی میں کوئی فرق نہیں

لا پاتے۔ خُدا چاہتا ہے کہ اُس کے لوگ غور سے اُس کی سنیں۔ آسف کے ایک زبور میں واضح طور پر فرمایا گیا ہے ''اے میرے لوگو! سنو میں تم کو آگاہ کرتا ہوں اے اسرائیل! کاش کہ تُو میری سنتا۔ تیرے درمیان کوئی غیر معبود نہ ہو اور تو کسی غیر معبود کو سجدہ نہ کرنا۔ خُداوند تیرا خُدا میں ہوں جو تجھے مُلک مِصر سے نکال لایا۔ تو اپنا مُنہ خُوب کھول اور میں اسے بھر دوں گا۔ پر میرے لوگوں نے میری بات نہ سنی اور اسرائیل مُجھ سے رضامند نہ ہوا پس میں نے اُن کو اُن کے دِل کی ہٹ پر چھوڑ دیا تا کہ وہ اپنے ہی مشوروں پر چلیں۔ کاش کہ میرے لوگ میری سنتے اور اسرائیل میری راہوں پر چلتا۔'' (زبور 81:8-13)۔

مجھے ایک شخص کا افسوسناک واقعہ یاد آرہا ہے جو بہت توجہ سے کلامِ خُدا اور عِلمِ الٰہیات کی کتابیں پڑھتا تھا پھر وہ اُس کی منادی بھی بڑی عمدگی سے کرنے لگا اور کہنے لگا کہ خُدا نے اسے انجیل کی منادی کے لئے بلایا ہے۔ لیکن افسوس کہ اس نے ایک غیر عورت کے لئے اپنی بیوی بچوں کو چھوڑ دیا اور گناہ میں زندگی بسر کرنے لگا۔ اِس سے ایک تلخ سبق یہ ملتا ہے کہ: سیکھنے کے ساتھ تعلیم کی فرمانبرداری بے حد ضروری ہے۔ یعقوب رسُول نے ہمیں اِس خطرے سے یوں آگاہ کیا ہے کہ: ''جو کوئی کلام کا سُننے والا ہو اور اس پر عمل کرنے والا نہ ہو وہ اُس شخص کی مانند ہے جو اپنی قدرتی صورت آئینے میں دیکھتا ہے۔ اس لئے کہ وہ اپنے آپ کو دیکھ کر چلا جاتا اور فوراً بھول جاتا ہے کہ میں کیسا تھا۔ لیکن جو شخص آزادی کی کامل شریعت پر غور سے نظر کرتا رہتا ہے وہ اپنے کام میں اِس لئے برکت پائے گا کہ سُن کر بھولتا نہیں بلکہ عمل کرتا ہے۔'' (یعقوب 1:23-25)۔

ماضی میں شاید آپ رُوحانی معاملات کے بارے میں زیادہ سنجیدہ نہ رہے ہوں تو اب مزید ایسا نہ کیجیے گا کیونکہ بائبل اور اُس کی تعلیمات پر عمل نہ کرنے کے بھیانک نتائج برآمد ہو سکتے ہیں۔ ان پر دعائیہ روح میں رہتے ہوئے عمل کرنے کی کوشش کرتے رہیں۔ غور سے سنیں، غور سے پڑھیں، پھر غور سے اُس پر عمل کرتے چلے جائیں تو پھر خُدا کی تمام برکات آپ کو روزمرہ زندگی میں نظر آئیں گی خبردار رہیں۔

کچھ لوگ دوسروں کی توبہ کے اقرار کو حقیر جانتے ہوئے اپنی توبہ کو برتر سمجھتے ہیں یہ احمقانہ سوچ ہے۔ صرف یسوع ہی ہمارا معیار ہے۔ کچھ لوگ توبہ کر کے خُدا سے فائدہ حاصل کرنے کو کوشش کرتے ہیں یہ بھی غلط نظریہ ہے۔ توبہ وہ فضل ہے جو مسیح کے وسیلے ہم پر ہوا ہے تا کہ ہم گناہوں سے چُھوٹ کر اُس کے جلال کے لئے زندگی بسر کریں۔ کلیسیاء نے جب جب بھی عظمت دیکھی اُس وقت اُس نے خُدا کے کلام کی تعلیمات کو مرکز نگاہ بنایا تو ایسا مُمکن ہوا۔ اِس لئے آپ جب بھی کلیسیاء میں رُوحانی بیداری دیکھیں تو یاد رکھیئے کہ خُدا نے توبہ کی تعلیم کو کثرت سے استعمال کیا ہے۔ ویسے شاید آپ بھی کلیسیاء کی بیداری میں اہم حِصہ بن سکتے ہیں۔ لیکن اِس کے لئے توبہ کی اشد ضرورت ہے!